ماہنامہ

انصار اللہ

جلسہ سالانہ (کماسی) غانا ۲۰۰۴ء کا ایک منظر- احباب جماعت احمدیہ کا ایک عظیم اجتماع



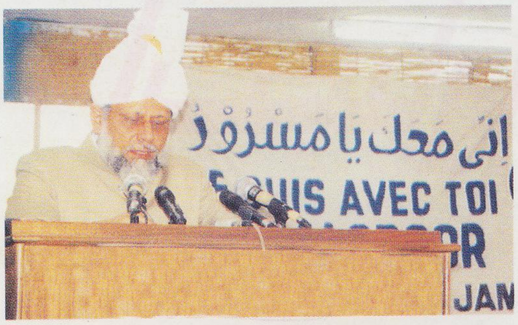
حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ خطاب فرمار ہے ہیں

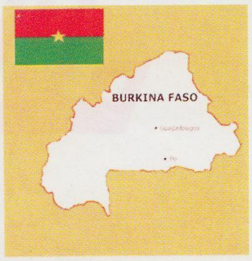
ایڈیٹر

نصر اللہ خاں ناصر

ستمبر ۲۰۰۴ء

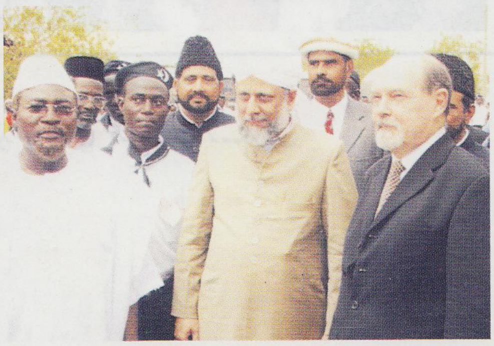
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دورۂ افریقہ (۲۰۰۴ء) کی تصویری جھلکیاں







جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے منظر



غانا میں کینیڈا کے ایمبیسڈر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ



غانا کے صدر مملکت ہز ایکسیلنسی John Ajyekum Kufour
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ

احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماھنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

تبوک ۱۳۸۳ھش - ستمبر ۲۰۰۴ء

جلد نمبر..................۵۱

شمارہ نمبر..................۹

نائبین: پروفیسر محمد اسلم صابر - جاوید احمد جاوید - ریاض محمود باجوہ - محمود احمد اشرف

اس شمارہ میں

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر
مطبع: ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دار الصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)

شرح چندہ: (پاکستان)
سالانہ..........ایک سو روپیہ
قیمت فی پرچہ......دس روپے

اداریہ

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا عظیم الشان نشان

خدائے رحمٰن نے قرآن کریم میں یہ عظیم الشان خبر دی کہ۔

''هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

(سورہ الصف آیت نمبر ۱۰)

یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اُس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

اس آیتِ کریمہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے دین حق کو دنیا کے تمام مذاہب پر غالب کرنے کی خوشخبری دی ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مالی اور جانی قربانیوں کو ایک اہم ذریعہ اور موجبِ خیر و برکت قرار دیا ہے اور اس کے نتائج و ثمرات جنّٰتِ عَدْنٍ (ہمیشہ قائم رہنے والی جنتیں) اور مساکن طیبہ بتائے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تائید اور فتح قریب کی نوید دی ہے۔ اس عظیم الشان خوشخبری سے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم ہونے والے حسین معاشرہ کا ذکر کیا گیا ہے جہاں باہمی محبت، امن و سلامتی ہے۔ مگر اُمت پر آنے والے ادبار کے زمانہ میں دینِ حق کی نشاۃِ ثانیہ کی خبر بھی دی گئی تھی اور آیت مذکورہ کی تفسیر میں مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ غلبہ اور نشأۃِ ثانیہ مسیح موعود کے دور میں ہوگا۔

آسمانی خبروں کے مطابق مسیح موعود و مہدی مسعود کا ظہور ہوا۔ اور دینِ حق کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ اس عظیم الشان مہم کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ کے مطابق قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کا ظہور ہوا۔ اور اس دور میں افریقہ کی وہ سرزمین جس میں ظلمت اور تاریکی کا دور دورہ تھا دین حق کے نور سے چمک اُٹھی اور آج سے ۷۵ سال قبل تحریک کے ثمرات منظر عام پر آنے شروع ہو گئے۔ تقریباً ۱۰۰ سال پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دی گئی خبر منصّۂ شہود میں آئی کہ۔

''شریف احمد کو خواب میں دیکھا اُس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ **وہ بادشاہ آیا** دوسرے نے کہا ابھی تو اُس نے قاضی بننا ہے۔''

فرمایا: ''قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔'' (بدر جلد ۶ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ میں اس آسمانی خبر کا مہتم بالشان ظہور ہوا۔ جس کی روئیداد شمارہ ہذا میں دی جا رہی ہے۔ ؏ صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں

نصاب سہ ماہی سوم ۲۰۰۴ ۱۔ قرآن کریم پارہ ۲۹ نصف آخر ۲۔ کتاب ''لیکچر لاہور'' از حضرت مسیح موعود ۳۔ کتاب ''نظام نو'' از حضرت مصلح موعود نصف اوّل صفحہ ۱ تا صفحہ ۵۷ (قیادت تعلیم)

امام الکلام

''صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرتا ہے''

سیدنا حضرت بانیؑ سلسلہ احمدیہ اپنی جماعت کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''......مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب مَیں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو مَیں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خُدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دُنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ مَیں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس اَمر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خُدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سُن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ مَیں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سُنتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کُھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طُومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی گئی ہیں۔ اور مَیں اعتبار نہیں کرتا کہ ابوجہل میں بھی ایسی گالیوں کا مادہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ سُننا پڑتا ہے۔ جب مَیں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی۔ تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ اُن کی گالیاں، اُن کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بے شک مَیں اُن کی گالیوں سے ڈر جاتا، لیکن مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر مَیں ایسی خفیف باتوں کی کیا پروا کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو کہ اُن کی گالیوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے اُن کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی۔ یہ لوگ ان میں سے ہی آئے ہیں یا کہیں اور سے؟ اُنہوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے لیکن اس فتویٰ کفر کی کیا تاثیر ہوئی؟ جماعت بڑھی۔ اگر یہ سلسلہ منصوبہ بازی سے چلایا گیا ہوتا تو ضرور تھا کہ اس فتویٰ کا اثر ہوتا اور میری راہ میں وہ فتویٰ کفر بڑی بھاری روک پیدا کر دیتا۔ لیکن جو بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو انسان کا مقدور نہیں ہے کہ اُسے پامال کر سکے......''۔

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ ۱۵۷-۱۵۸)

کلام الامام

’’آگے بڑھتے جاؤ‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

’’حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو وعدے دیئے گئے تھے ایک یہ کہ آپؐ ...... کے دور کے بعد پھر (دین حق) ساری دنیا میں غالب آئے گا- غلبۂ (دین) کا دن طلوع ہونے والا ہے- دنیا کی کوئی قوم ...... باہر رہ کر عزت کی زندگی نہیں گزار سکتی- اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے- یہ پورا ہوگا-

پس جب خدا تعالیٰ نے غلبۂ (دین) کا اتنا عظیم وعدہ دیا ہے تو رونے کا حق ہمیں کیسے مل گیا- ہمیں تو ہنسنے کا حق ملا ہے- اس عظیم وعدے اور اس حق کی بنا پر مسکراتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ- اگر کوئی چپیڑ لگاتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا- کوئی گالی دیتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا- نادان ہیں جاہل ہیں- ان کے یہ افعال ہماری مسکراہٹوں کو نہیں چھین سکتے- ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ ہم غلبہ (دین) کے وعدے بھول گئے اور کسی ایک کا چپیڑ مارنا یا گالی دینا یا کانٹے بچھانا یاد رہ گیا- ایسی باتوں سے متاثر ہونا ہمارا حق نہیں ہے- ہم میں سے کسی کے نفس کا یہ حق نہیں ہے- ہمارے ہر نفس کا یہ حق ہے کہ وہ بہترین اور اچھا خادم بنے اور یہ کشادہ راہ ہے- اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے- لوگ مٹی ڈالتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اسے دھوڈالتی ہے- ہمارا قدم کبھی نہیں پھسلا اور نہ پھسلنا چاہئے- سوائے ان کے کہ جو منافق ہیں اور یہ ہر الٰہی سلسلے میں ہوتے ہیں- ہزار میں سے ایک یا لاکھ میں سے دو- ان کا تو کوئی ذکر نہیں- لیکن خدا کے پیارے، مخلص، وفادار اور مخلص بندے جو ہیں دنیا کی کوئی گالی یا فتوے یا چپیڑیں یا غصہ کا اظہار ان کے راستے میں کوئی روک نہیں بن سکتا- جہاں سب سے زیادہ گالیاں ہمارے کانوں میں پڑ رہی ہوتی ہیں وہیں اللہ تعالیٰ کے پیار کا ہاتھ کہتا ہے آگے بڑھو- بھول جاؤ اس کو یہ کیا کہتے ہیں- کیونکہ بے اثر ہے ان کی ہر کوشش اور ناکام ہے ان کا ہر منصوبہ- پھر ہمیں غم اور غصہ اور گھبراہٹ کس بات کی!‘‘

(مشعل راہ جلد دوم- صفحہ ۲۴۵)

عربی منظوم کلام

هَوِيْتُ الْحِبَّ حَتّٰى صَارَ رُوْحِیْ وَاَرْنَانِیْ جِنَانِیْ فِیْ جَنَانِیْ

میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہوگیا - اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بِوَجْهِ الْحِبِّ لَسْتُ حَرِيْصَ مُلْكٍ كَفَانِیْ مَا اَرٰی نَفْسِیْ كَفَانِیْ

اُس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں - اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عُمُوْدَ الْخَشْبِ لَا اَبْغِیْ لِسَقْفِیْ وَحِبِّیْ صَارَ لِیْ مِثْلَ الْبُوَانِ

میں لکڑی کے ستون اپنے چھت کے لئے نہیں چاہتا - اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ ستون

وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ ذِی الْمَجْدِ حَقًّا وَصُبِّغْنَا بِمَحْبُوْبٍ مُّقَانِیْ

ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا - اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

وَاِنَّا النّٰاظِرُوْنَ اِلٰی قَدِيْرٍ قَرِيْبٍ قَادِرٍ حِبٍّ مُّدَانِیْ

اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں - جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اس کے دل میں حائل ہو جاتا ہے

وَاِنَّا الشّٰارِبُوْنَ كُئُوْسَ جِدٍّ وَ اِنَّا الْكَاسِرُوْنَ فُئُوْسَ خَانِیْ

اور ہم پُر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں - اور ہم فضول گو کے تیروں کو توڑ رہے ہیں

وَاَبْدَرَنَا مِنَ الرَّحْمَانِ بَدْرٌ فَنَحْنُ الْمُبْدِرُوْنَ وَلَا نُمَانِیْ

اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے - سو ہم چاند کو پانے والے ہیں اور انتظاری کرنے والے نہیں

وَمَا جِئْنَا الْوَرٰی فِیْ غَيْرِ وَقْتٍ وَ ذُوْ حِجْرٍ يَّرٰی وَقْتَ الرَّثَانِ

اور ہم خلق اللہ کے پاس بے وقت نہیں آئے - اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کون سا ہے

(نور الحق حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۳

فارسی منظوم کلام

من می زیم بُوَحیِ خدائے کہ بامن است پیغامِ اُوست چوں نفسِ روح پرورم

میں تو اس خدا کی وحی کے سہارے جیتا ہوں جو میرے ساتھ ہے اس کا الہام میرے لئے زندگی بخش سانس کی طرح ہے

عشقش بتار و پود دلِ من دروں شد است مہرش شداست در رہِ دیں، مہرِ انورم

اُس کا عشق میرے دل کے رگ و ریشہ میں داخل ہوگیا ہے اور اس کی محبت راہِ دین میں میرے لئے چمکتا ہوا سورج بن گئی ہے۔

ہر لحظہ مے خوریم زِ جامِ وصالِ دوست ہر دم انیسِ یار علیٰ رغمِ منکرم

ہم تو ہر گھڑی دوست کے وصل کا جام پیتے ہیں اور میں ہر دم اپنے یار کا ہم صحبت ہوں

کارم زِ قربِ یار بجائے رسیدہ است کآنجا زِ فہم و دانشِ اغیار برترم

یار کے قرب کی وجہ سے میرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ میں غیروں کی عقل وفہم سے بہت بالاتر ہوگیا ہوں

پائیم ز لُطفِ یار بہ جنّت خزیدہ است واز فضل آں حبیب بدستست ساغرم

میرا قدم یار کی مہربانی سے جنت میں داخل ہوگیا ہے اور اس دوست کی عنایت سے میرے ہاتھ میں جام وصل ہے

جوشِ اجابتش کہ بوقتِ دُعا بُوَد زاں گونہ زاریم نشنیداست مادرم

اُس کی قبولیت کا جوش جو میری دُعا کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ اتنی گریہ زاری میری ماں نے بھی نہیں سُنی

ہر سُوئے و ہرطرف رُخِ آں یار بنگرم آں دیگرے کجاست کہ آید بخاطرم

میں ہر طرف اور ہر جانب اُس یار کا چہرہ دیکھتا ہوں۔ پھر اور کون ہے جو میرے خیال میں آئے

امروز قومِ مَن نہ شناسد مقامِ مَن روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

آج کے دن میری قوم میرا مقام نہیں پہچانتی لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ رو رو کر میرے مبارک وقت کو یاد کرے گی

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ مغربی افریقہ

چار ممالک غانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجریا کے دورہ کی ایمان افروز روئیداد

بیوت الذکر، سکولز، ہسپتالوں اور مشنز کا معائنہ و سنگ بنیاد اور افتتاح

جماعت ہائے احمدیہ کے جلسوں میں حضور انور کے خطاب، ہزاروں احباب کی شرکت

اجتماعی بیعت اور ملاقاتیں، صدر، وزراء اور اہم شخصیات کی ملاقات اور عقیدت و تعاون کا اظہار

(روئیداد از الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰؍جولائی تا ۱۲؍اگست ۲۰۰۴ء)

حضور انور غانا میں

۱۳؍مارچ ۲۰۰۴ء: ☆......روانگی از بیت فضل لندن اور غانا میں ورود- ☆...... پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب-

۱۴؍مارچ ۲۰۰۴ء: ☆......معائنہ ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول(Gomoa Potson)- ☆......البیت کی سنگ بنیاد☆......Mangoase میں استقبال ☆......مذکورہ قصبہ کی نوتعمیر البیت کا معائنہ- ☆......احمدیہ ہسپتال Agona Swedru ☆......چیفس اور حاضر احباب سے ملاقات- ☆......Ekumfi Essarkyir احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ ☆......نوتعمیر کلاس رومز بلاک کا افتتاح ☆......سکول میں نمائش کا معائنہ (ایک طالب علم کو نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر کسی بھی جگہ اعلیٰ تعلیم دلوانے کی پیشکش) ☆......کمپیوٹر سیکشن کا معائنہ (پانچ کمپیوٹر اور ائیر کنڈیشنر لگوانے کی پیشکش) ☆......معائنہ جامعہ احمدیہ- جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح ☆......احمدیہ قبرستان اکرافو کا معائنہ اور دعا-

۱۵؍مارچ ۲۰۰۴ء: ☆......اکرا مشن ہاؤس اور البیت ناصر کا معائنہ ☆......Exhibition ہال کا معائنہ (اس نمائش میں گندم کے وہ سٹے بھی رکھے گئے تھے جو حضور ایدہ اللہ کے قیام گھانا کے زمانہ میں بطور تجربہ اُگائے گئے تھے) ☆......ذیلی تنظیموں کے دفاتر کا معائنہ ☆...... پریس کا تفصیلی معائنہ اور ہدایات ☆......مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ و جائزہ ☆......صدر مملکت غانا سے ملاقات ☆......Tema جماعت کے استقبالیہ میں شرکت- ☆......زیر تعمیر جونیئر احمدی سکول کا معائنہ-

۱۶؍ مارچ ۲۰۰۴ء: ☆......اکرا سے Kasoa روانگی - ☆......احمدیہ قبرستان کے لئے مخصوص قطعہ میں احباب جماعت کی طرف سے استقبال ☆......Daboase Hospital کی خوبصورت وسیع عمارت میں استقبالیہ اور نوتعمیر شدہ البیت کا افتتاح ☆...... Abora ’ بیت العلیم‘ میں جماعت کی بہت بڑی تعداد نے استقبال کیا- ☆...... Salt Pond میں بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت نے والہانہ استقبال کیا- ☆......مشن ہاؤس کی دومنزلہ عمارت کا معائنہ- ☆...... سالانہ جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا- یہ وسیع جلسہ گاہ سمندر کے کنارے واقع ہے- ☆......احمدیہ ایجوکیشن یونٹ کا معائنہ

۱۷؍ مارچ ۲۰۰۴ء: نصرت جہاں سکیم کے اساتذہ وڈاکٹر صاحبان سے ملاقات ☆......(مربیان) اور عہدیداران سے ملاقاتیں- ☆......Abura Botanical Garden کا وزٹ ☆......(مربّیان) کرام، عہدیداران اور معززین جماعت کے ساتھ کھانے میں شرکت فرمائی- ☆......سرکٹ مشنریز سے ریجن وار ملاقات-

۱۸؍ مارچ ۲۰۰۴ء: ☆......غانا کے تاریخی جلسہ سالانہ کا پہلا دن- ☆......نماز فجر کی ادائیگی ’بستان احمد‘ جلسہ گاہ میں- ☆......10:30 بجے حضور ایدہ اللہ پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے سکواڈ میں جلسہ گاہ تشریف لائے- ☆......صدر مملکت کے نمائندہ اور بعض دیگر وزراء اور معززین ملک نے استقبال کیا- ☆......خدام کے ایک دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا- ☆......حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا- جلسہ میں غیر معمولی جوش وخروش سے استقبال- ☆......حضور کا پُر مغز پُر اثر خطاب ☆......صدر مملکت غانا اور دیگر ممالک کے سفراء کا خطاب ☆......دفتری امور کی سرانجام دہی- ☆......(مربّیان) سے ملاقات کارکردگی کا جائزہ اور ہدایات-

۱۹؍ مارچ ۲۰۰۴ء: ☆......حضور نے اخلاق فاضلہ کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- ☆......حضور مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے- ☆......مستورات نے پُرجوش انداز میں عقیدت کا اظہار کیا- ☆......مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ۵۲ چیفس اور ائمہ سے ملاقات- ☆......اکرا مشن ہاؤس میں نائیجیریا اور غانا کے بہت سے لوگوں نے جن میں غانا کے سابق نائب صدر مملکت، سابق وزیر دفاع، ڈپٹی منسٹر فار انرجی بھی شامل تھے، حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا- ☆...... جماعت غانا کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت- اس استقبالیہ میں نائب صدر مملکت غانا اور بہت سی سیاسی وغیر سیاسی مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل ہوئیں-

۲۰؍ مارچ ۲۰۰۴ء: ☆......اشانٹی ریجن کے لئے روانگی- ☆......Bunso Arboretum میں ایک پُرفضا مقام پر قدرتی نظاروں سے استفادہ- ☆......Koforidua کی مجوزہ البیت کے سنگ بنیاد پر دعا- ☆......احمدیہ ہسپتال

Asokore اور...... بیت المجیب کا معائنہ - ☆...... کماسی شہر میں آمد...... احباب جماعت نے سڑک کے کنارے دو رویہ کھڑے ہو کر نہایت جوش و جذبہ سے استقبال کیا - ☆...... غیر احمدی چیفس اور ائمہ کو شرف مصافحہ - ☆...... البیت کی تیسری منزل کی بالکنی سے ہزاروں افراد جماعت کے پُر جوش استقبال اور نعروں کا ہاتھ ہلا کر جواب دیا - وزیٹر بک پر دستخط فرمائے - ☆...... تعلیم...... احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ - سکول کے آرمی کیڈٹ نے گارڈ آف آنر پیش کیا - (جماعت احمدیہ کے زیر انتظام کسی بیرونی ملک میں شروع ہونے والا یہ پہلا سکول ہے جس کا آغاز ۳۰ر جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوا - حضور انور نے اس سکول کے لان میں ایک پودا لگایا - اس سکول میں مینارۃ المسیح کی شکل پر بنا ہوا ایک فوارہ بھی ہے -) ☆...... Boadi کے...... وتربیتی سنٹر کا معائنہ - اس عمارت میں لگائی گئی ایک نمائش دیکھی - ☆...... ہومیو کلینک اور طاہر ہومیو کمپلیکس کا معائنہ کیا - (شروع میں جبکہ غانا میں ہومیوپیتھی بالکل اجنبی تھی کلینک کا سارا سامان باہر سے آتا تھا - اب گلوبیولز یہاں تیار ہوتے ہیں جو غانا کے علاوہ افریقہ کے دوسرے ممالک بلکہ لندن اور جرمنی تک بھجوائے جاتے ہیں)

۲۱ر مارچ ۲۰۰۴ء: ...... بیت الشکور کا معائنہ اور...... بیت المجیب، آسوکورے میں نماز فجر پڑھائی - ☆...... علاقہ کے معززین سے ملاقات - (ان معززین میں غیر احمدی امام، چیف صاحبان، ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر بھی شامل تھے -) ☆...... عزیزہ ثنا محمود بنت مکرم علیم محمود احمد صاحب (مربی سلسلہ) کی بچی کی آمین ہوئی - حضور انور نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی - ☆...... احمدیہ ہسپتال آسوکورے کا معائنہ - ہسپتال کے سٹاف کو شرف مصافحہ بخشا - مختلف وارڈز اور اپریشن تھیٹر کا معائنہ - ☆...... احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے تشریف لے گئے - اساتذہ اور طلباء کی طرف سے والہانہ استقبال - ☆...... حضور انور نے سائنس لیبارٹریز، کلاس رومز اور کمپیوٹر سنٹر دیکھا - سکول کو بہت خوبصورت طریق پر سجایا گیا تھا - ☆...... اشانٹی کے سب سے بڑے بادشاہ کے محل میں تشریف لے گئے - اسی جگہ علاقہ کے چیف صاحبان اور Elders نے حضور انور کا استقبال کیا - ☆...... اشانٹی ہینی (بادشاہ) کی طرف سے ان کا ایک Symbol جو ایک جانور Porcupine کی شکل پر ہے، اس کا کلپ حضور انور کی شیروانی پر لگایا - ☆...... احمدیہ ہسپتال، کوکوفو تشریف لے گئے - یہاں اردگرد کی جماعتوں نے حضور انور کا استقبال کیا - یہ 80 بیڈز پر مشتمل ایک بہت خوبصورت ہسپتال ہے - ☆...... یہاں سے ٹیچی مان جاتے ہوئے رستہ میں Lake Bosumtine پڑی جس کے متعلق مشہور ہے کہ ایک ہزار سال قبل ایک آتش فشاں کے پھٹنے سے پیدا ہوئی تھی - ☆...... ٹیچی مان میں ہسپتال کی طرف جانے والی احمدیہ روڈ پر حضور انور کا شاندار استقبال ہوا -

۲۲ر مارچ ۲۰۰۴ء: ☆...... ٹیچی مان احمدیہ ہسپتال کے احاطہ میں واقعہ ''البیت'' میں نماز فجر پڑھائی - حضور انور ہسپتال کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو علاوہ اور معززین کے ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے حضور کا استقبال کیا - حضور انور نے

سٹاف سے مصافحہ فرمایا اور مختلف شعبہ جات، اپریشن تھیٹر، لیبارٹری، ایکسرے مشین، ڈسپنسری اور وارڈز کا معائنہ فرمایا- ☆......ہسپتال کے احاطہ میں مدفون ڈاکٹر قدسیہ خالد ہاشمی مرحومہ کی قبر پر دعا کی- (یادرہے کہ ڈاکٹر ہاشمی اور ان کی مرحومہ بیگم نے اس ہسپتال کی بارہ سال خدمت کی توفیق پائی-) ☆...... یہاں سے چھ گھنٹے کے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد WA پہنچے- یادرہے کہ ۱۹۵ میل کے اس سفر میں ۹۱ میل کا فاصلہ کچی سڑک پر جہاں گردوغبار کی اتنی کثرت ہے کہ نہ اگلی گاڑی نظر آتی ہے نہ پچھلی- WA کی حدود میں داخل ہوئے تو سڑک کے دونوں طرف دو میل تک مخلصین نہایت اخلاص و پیار سے استقبال کرنے کے لئے منتظر کھڑے تھے اور حضور کو دیکھتے ہی اللہ اکبر اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کے ولولہ انگیز نعروں سے استقبال کیا-

حضور کی گاڑی مشن ہاؤس پہنچی تو سفید کپڑوں میں ملبوس ہزاروں عشاق احمدیت نے والہانہ استقبال کیا- خدام نے بڑے اخلاص و پیار سے دھول سے اٹی ہوئی حضور کی گاڑی کو چلتے چلتے ہی ساتھ بھاگ بھاگ کر صاف کر دیا- لاؤڈ سپیکر پر خوش آمدید کے نعرے بلند کرتے ہوئے افراد جماعت یوں لگتا تھا کہ اپنی خوشی کا پوری طرح اظہار نہیں کر پا رہے-

☆......نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد البیت کے احاطہ سے باہر مکرم امام صالح حسن صاحب اور دیگر ائمہ کی قبروں پر دعا- ☆......WA میں Limanyiri کے مقام پر نو تعمیر البیت کا افتتاح- اس البیت میں ۵۰۰ نمازیوں کی گنجائش ہے- ☆......WA سے قریباً دس کلومیٹر دور ایک گاؤں Kaleo تشریف لے گئے- یہاں جماعت کا ہسپتال ہے جو کرایہ کی عمارت میں ہے- زیر تعمیر عمارت کا معائنہ- معززین علاقہ نے حضور انور کا استقبال کیا- حضور نے ہسپتال کا تفصیلی معائنہ فرمایا- ☆......نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج تشریف لے گئے- یہ غانا میں پہلا ٹیچر ٹریننگ کالج ہے- حضور انور نے کالج کا معائنہ فرمایا- عبدالسلام لائبریری بھی دیکھی- کالج کی زیر تعمیر لیبارٹری کا بھی معائنہ فرمایا- ☆......کالج کے کمپیوٹر سنٹر کے مکمل ہونے پر ۲۰ کمپیوٹر دینے کا اعلان فرمایا- حضور نے کالج کی البیت کا بھی معائنہ فرمایا- ☆......نماز مغرب وعشاء کے بعد ریجنل منسٹر کے استقبالیہ میں تشریف لے گئے- اور معزز مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا-

۲۳/ مارچ ۲۰۰۴: ☆......حضور نے مختلف فیملیز کو شرف ملاقات بخشا- ایک مخلص احمدی کی نماز جنازہ پڑھائی- ☆......ٹمالے جاتے ہوئے Sawala تشریف لے گئے- یہاں تک پکی سڑک تھی اس کے بعد ۱۲۸ میل کچی سڑک ہے- ☆......ٹمالے کی احمدیہ البیت زیر تعمیر ہے- پہلی منزل تعمیر ہو چکی ہے- دوسری منزل زیر تعمیر ہے- اس (البیت) میں چار ہزار نمازیوں کی جگہ ہوگی- حضور نے چھ ماہ میں مکمل کروانے کی ہدایت فرمائی- ☆......حضور انور نے (مربی سلسلہ) کے دفتر کا معائنہ فرمایا اور ٹمالے مشن ہاؤس تشریف لے گئے- حضور انور نے اپنے غانا کے قیام کے زمانہ میں ٹمالے سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ۲۵۰ ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی فرمائی تھی- حضور نے یہاں مکئی اور چاول کاشت کئے- نیز گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ کیا- ☆......نماز عشاء کے بعد حضور انور ٹمالے کے احمدیوں سے گھل مل گئے اور پرانے

واقفوں کو ان کا نام لے کر بلاتے اور حالات دریافت فرماتے رہے۔

۲۴ر مارچ ۲۰۰۴ء: نماز فجر اور اجتماعی دعا کے بعد سلاگا (Salaga) کے لئے روانگی۔ ☆...... حضور انور کی گاڑی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا پہنچی تو سڑک کے دونوں طرف طلبہ و طالبات نے نعرۂ تکبیر اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کے نعروں سے پُر جوش استقبال کیا۔ یہ وہی سکول ہے جہاں اگست ۷۷ء سے اگست ۷۹ء تک حضور پرنسپل رہے۔ ☆...... سکول کی کیڈٹ کور کا گارڈ آف آنر۔ ☆...... حضور انور نے ایڈمنسٹریشن بلاک کے سامنے آم کا پودا لگایا۔ لڑکے اور لڑکیوں کے رہائشی کمروں کا معائنہ کرتے ہوئے ان کی مرمت وغیرہ کے لئے ہدایات دیں۔ ہیڈ ماسٹر کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ حضور اس چھوٹے سے گھر میں بھی تشریف لے گئے جہاں آپ نے دو سال سے زیادہ قیام کیا تھا۔ یہاں چیف کے ہاں بھی تشریف لے گئے۔ ☆...... واپس ٹمالے پہنچ کر ناردرن ریجن کے نو احمدی چیف صاحبان اور ائمہ سے ملاقات۔ ریجنل صدر صاحب نے پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں کہ ہم آپ کو خلیفۃ المسیح کی صورت میں مل رہے ہیں۔ اس ریجن کے لوگ حضور کی قربانیوں کو اچھی طرح یاد کرتے ہیں۔ یہاں نہ پانی تھا نہ بجلی اور نہ ہی کوئی اور قابل کشش یا قابل ذکر چیز تھی ان حالات میں قربانی کی غیر معمولی روح سے ہی خدمت کی جا سکتی تھی۔ ☆...... دو افراد نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

۲۵ر مارچ ۲۰۰۴ء: اجتماعی دعا کے ساتھ ٹمالے سے واگا ڈوگو (بورکینا فاسو) کے لئے بذریعہ کار روانگی۔ اس موقع پر موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ☆...... ٹمالے سے قافلہ Wale Wale کے علاقہ میں پہنچا۔ جہاں Kepriga نامی جماعت میں تعمیر ہونے والی البیت کا معائنہ فرمایا۔ اس ...... میں چار صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس علاقہ میں چھ سال قبل کوئی احمدی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں ۲۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ سینکڑوں احمدی استقبال کے لئے جمع تھے۔ مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب (مربّی سلسلہ)، ریجنل صدر صاحب اور ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ ☆...... Kepriga سے 'بولغا ٹانگا' تشریف لے گئے۔ نومبائعین پر مشتمل جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ احمدیہ ...... پرائمری سکول کے بچے سکول کے آگے کھڑے تھے۔ حضور ان کے درمیان کھڑے ہو گئے اور تصویر بنوائی۔ خدام نے بھی حضور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ ☆...... بولغا ٹانگا سے غانا، بورکینا فاسو بارڈر، پاگا کے لئے روانہ ہوئے۔ بارڈر سے قریباً سو گز پہلے Paga جماعت ہے۔ یہاں ایک بڑی خوبصورت البیت پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

یہاں احباب جماعت کی کثیر تعداد اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور باری باری سب سے ملے۔ پُرسوز دعا کے بعد بارڈر کراس کر کے بورکینا فاسو میں داخل ہوئے۔

دورۂ بورکینافاسو

۲۵/مارچ ۲۰۰۴ء: ○......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پا گا بارڈر سے بورکینا فاسو میں تشریف لے گئے۔نیشنل مجلس عاملہ اور (مربیان کرام) نے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت بورکینا فاسو کی قیادت میں والہانہ استقبال کیا۔ کسی خلیفۃ المسیح کا اس ملک کا یہ پہلا دورہ ہے۔○......بارڈر سے دو میل کے فاصلہ پر PO کے مقام پر اس صوبہ کے کمشنر نے حضور کا استقبال کیا اور دورہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ دارالحکومت واگا ڈوگو میں Hotelofitel پہنچے۔ رہائش گاہ کا انتظام حکومت نے کیا تھا۔حکومت کے پروٹوکول آفیسر بھی حضور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ ہوٹل سے مشن ہاؤس پہنچنے پر پانچ ہزار سے زائد احباب نے حضور انور کا پُر جوش استقبال کیا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

حضور انور دفتر میں تشریف لائے جہاں گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور انڈیا کے قونصلیٹ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔اس موقع پر محترم امیر صاحب غانا اور ڈپٹی منسٹر برائے انرجی بھی موجود تھے۔

○......حضور نے جلسہ گاہ، نمائش، خصوصی بازار، نئے تعمیر کردہ مشن ہاؤس (البیت) اور زیر تعمیر ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔

۲۶/مارچ ۲۰۰۴ء: ○......البیت المہدی واگا ڈوگو سے ملحقہ جلسہ گاہ میں سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔○......پرائم منسٹر His Exe-Perlanga Ernst Yonhi سے ملاقات پرائم منسٹر ہاؤس میں ہوئی جہاں پروٹوکول آفیسر نے حضور کا استقبال کیا۔وزیر اعظم اور صدر مملکت اور پریس کے نمائندوں سے ملاقات ہوئی۔○...... حضور ایدہ اللہ نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا جو براہ راست .M.T.A کے علاوہ ریڈیو......احمدیہ پر بھی نشر کیا گیا۔○......حضور جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو ۱۳ ہزار سے زائد احباب نے پُر جوش نعروں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ورد سے استقبال کیا۔حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔○...... جلسہ میں ۳۴ سرکاری عہدیداران و معززین شامل ہوئے۔ایک چیف کے نمائندہ، غانا کے قونصلیٹ، انڈیا کے قونصلیٹ، اسلامک کمیونٹی آف بورکینا فاسو کا وفد، چیف آف آرمی کا نمائندہ اور میئر بھی معزز مہمانوں میں شامل تھے۔

۲۷/مارچ ۲۰۰۴ء: ○......جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔نظم میں اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر

بار بار آتا تھا۔ عمر معاذ صاحب نے یہ نظم وجد آفرین انداز میں پڑھی اور حاضرین بھی اپنا دائیں ہاتھ اٹھا کر اس کو بیک زبان دہراتے تھے۔ بڑا ہی روح پرور اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ جلسہ کے بعد حضور نے مہمانان خصوصی کو شرف ملاقات بخشا۔

۲۸؍ مارچ ۲۰۰۴ء: ○...... حضور انور نے (البیت) مہدی میں نماز پڑھائی۔ ۱۲ ریجنز سے آنے والے ریجنل صدران جماعت، سیکرٹریان و ذیلی تنظیموں کے صدران، زعماء اور عہدیداران سے جن کی تعداد پانچ سو سے زائد تھی ملاقات فرمائی۔ اس ملاقات میں آئیوری کوسٹ اور مالی سے آنے والے وفود بھی شامل تھے۔ ملاقات کے وقت سب ریجن وائز قطاروں میں بیٹھے تھے اور ان کے سامنے ریجنز کے ناموں کی تختیاں آویزاں تھیں۔

○...... جلسہ سالانہ میں 'مالی' (Mali) کی ۱۹ جماعتوں سے ۱۲۰ احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ آئیوری کوسٹ سے ۱۵۲ افراد کا وفد شامل ہوا۔ ان سب احباب کو حضور انور نے شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ ○...... حضور دفتر میں تشریف لائے۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں...... ڈیڑھ بجے تک جاری رہیں۔ مشن ہاؤس میں 'چلڈرن کلاس' ہوئی۔ بچوں نے مختلف زبانوں میں بہت عمدگی سے نظمیں اور ترانے پڑھے۔ یہ بھی بہت ہی اثر انگیز پروگرام تھا۔ ○...... حضور انور کے اعزاز میں Mess des Officier میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ اس میں معززین اور عہدیداران جماعت شامل ہوئے۔

۲۹؍ مارچ ۲۰۰۴ء: ○...... حضور انور نے نماز فجر ...... (البیت) المہدی میں پڑھائی۔ احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ یہ سنٹر دارالحکومت واگاڈوگو میں ایک تین منزلہ عمارت میں قائم ہے جہاں نوجوانوں کی تعلیم کے لئے ۴۰ کمپیوٹر موجود ہیں۔ غریبوں کو مفت تعلیم کی سہولت مہیا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ سے ۵۸۰ طلبہ ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں سے ۲۵۰ کو مفت ٹریننگ دی گئی۔ اس وقت ۹۰ طلبہ اور مختلف سکولوں کے ۱۰۰ اساتذہ زیر تربیت ہیں۔ کمپیوٹر سنٹر کے ساتھ خواتین کے لئے سلائی سکول بھی ہے۔ ضرورت مند خواتین کو سلائی مشینیں مفت بھی دی جاتی ہیں۔ اس مرکز سے ۲۴ سے زائد خواتین ٹریننگ لے چکی ہیں اور اتنی ہی تعداد زیر تربیت ہے۔ حضور انور نے ان سنٹرز کی کارکردگی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ محترمہ بیگم صاحبہ نے ۲۰ خواتین کو سلائی مشینیں بطور تحفہ دیں۔

○...... احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں علاقہ کے میئر نے بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ○...... آئیوری کوسٹ کے (مربیان) نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور نے آئیوری کوسٹ کے ملکی حالات، جماعتی حالات اور مختلف شعبوں میں کام کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ اسی روز نماز مغرب سے قبل حضور نے مختلف فیملیز سے ملاقات فرمائی جو دو گھنٹے جاری رہی۔

۳۰؍ مارچ ۲۰۰۴ء: (حضور انور نے) نماز فجر (البیت) المہدی واگاڈوگو میں پڑھائی۔ واگاڈوگو سے Dori کے لئے

روانہ ہوئے۔ ان شہروں کے درمیان ۲۶۵ کلومیٹر کا فاصلہ ہے جس میں سے ۱۶۰ کلومیٹر کچی سڑک ہے۔ دوران سفر مٹی اور گرد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی گاڑیاں نظر نہیں آتیں۔ بعض جگہ تو ایسے لگتا ہے کہ مٹی کا طوفان آ گیا ہے۔ ڈوری شہر سے تھوڑا آگے صحرائے اعظم شروع ہوتا ہے۔ درجہ حرارت ۵۰ ڈگری تک چلا جاتا ہے۔ رات بہتر ہو جاتی ہے۔ اس شہر میں داخل ہوتے ہی...... (البیت) الطاہر نظر آتی ہے۔ احمدی احباب نے بڑے جوش اور ولولہ سے نعرے لگا کر حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور نے نماز ظہر وعصر کے بعد (البیت) سے ملحقہ قطعہ زمین پر پہلے احمدیہ پرائمری سکول کی بنیاد رکھی۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے ۱۵/ ایکڑ زمین دی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ڈوری ریجن سے آئے ہوئے احباب سے خطاب کیا اور یہ بھی اعلان کیا کہ مالی تنگی کی وجہ سے کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ جماعت اس کے لئے انتظام کرے گی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد معززین شہر کے ساتھ عشائیہ میں شرکت کی۔ مہمانوں میں کمشنر ڈوری ریجن، کمانڈر جنرل سول فورسز، جج صاحبان، فوج کے اعلیٰ افسران اور مختلف طبقۂ ہائے زندگی کے نمائندگان شامل تھے۔

۳۱/ مارچ ۲۰۰۴ء: o...... نماز فجر...... (البیت) الطاہر، ڈوری میں پڑھائی۔ جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں میں سے ۶۰۰ مہمانوں نے حضور انور کے قرب کی خوشی حاصل کرنے کے لئے (البیت) میں رات گزاری۔ o...... ڈوری ریجن کی مختلف جماعتوں کے صدران اور اماموں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس موقع پر تصاویر بھی لی گئیں۔ o...... ڈوری سے کایا (Kaya) کے لئے روانگی ہوئی۔

فوج اور پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ اسکورٹ کیا۔ پہلی گاڑی میں ریجنل ڈائریکٹر پولیس خود موجود تھے اور قافلہ کے آخر پر فوج کی گاڑی تھی جس میں علاقہ کے ریجنل کمانڈر خود موجود تھے۔ یہ گاڑیاں دس بجے سے تین بجے تک حضور انور کی آمد کا انتظار کرتی رہیں۔ حضور کی آمد سے قبل شہر کے میئر نے خاص طور پر شہر کی صفائی کروائی تھی۔ جہاں سے حضور کی گاڑی گزرتی وہاں پولیس ٹریفک روک دیتی تھی۔

o...... حضور کی قیام گاہ Kazande Hotel پہنچنے پر علاقہ کے کمشنر، ممبر نیشنل اسمبلی، علاقہ کے سب سے بڑے چیف، ڈویژنل ڈائریکٹر زراعت، ڈویژنل ڈائریکٹر صحت، شہر کے میئر اور فوج کے کمانڈر نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ o...... حضور انور نے نماز ظہر وعصر '(البیت) ھدیٰ' کایا میں پڑھائیں اور اس طرح اس (البیت) کا افتتاح عمل میں آیا۔ کایا اور اردگرد سے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ ۲۷ رغیر از جماعت دیہات سے بھی لوگوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ کایا سے واگا ڈوگو حضور کی واپسی۔

یکم اپریل ۲۰۰۴ء: o...... نماز فجر (البیت) المہدی میں پڑھائی۔ واگا ڈوگو سے ۳۶۵ کلومیٹر دور بوبوجلاسو کے لئے

روانگی- بوبوجلاسو میں ’......ریڈیو احمدیہ‘ قائم ہے جس کی رینج ۵۰ کلومیٹر تک ہے- قافلہ جیسے ہی اس رینج میں پہنچا گاڑیوں کے ریڈیو آن کردیئے گئے- اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دلکش تلاوت قرآن مجید نشر ہو رہی تھی جس کا جولا زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہو رہا تھا- نماز مغرب کا وقت ہوا تو مولانا فیروز عالم صاحب کی آواز میں اذان نشر ہوئی-

○......بوبوجلاسو میں Ran Hotel میں (حضور کا) قیام تھا- بوبوجلاسو ریجن میں ۳۰ سے زائد جماعتوں کے تین ہزار سے زائد احباب و خواتین حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے جماعت کے سنٹر میں موجود تھے- (البیت) احمدیہ بوبو جلاسو پہنچنے پر وہاں موجود احباب نے والہانہ نعروں سے استقبال کیا-

۲/اپریل ۲۰۰۴ء: ○......حضور انور نے (البیت) احمدیہ بوبوجلاسو میں نماز فجر پڑھائی- (بیت) احمدیہ میں جمعہ کا خطبہ M.T.A. پر براہ راست دکھایا گیا- اسی طرح......ریڈیو نے بھی براہ راست نشر کیا-

۳/اپریل ۲۰۰۴ء: ○......(حضور نے) نماز فجر احمدیہ (بیت) بوبوجلاسو میں پڑھائی- آج بوبوجلاسو سے واپسی تھی- مشن ہاؤس میں احباب بہت بڑی تعداد میں الوداع کہنے کے لئے موجود تھے- جونہی حضور انور وہاں پہنچے لوگوں نے نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے ولولہ انگیز نعرے لگائے- بچیاں جولا زبان میں یہ نغمہ پڑھ رہی تھیں-

”لوگو سنو امام مہدی آ گیا- آج اس کا خلیفہ مرزا مسرور احمد ہم میں موجود ہے- انہیں قبول کرلو-“

○......حضرت بیگم صاحبہ نے بعض مستحق خواتین کو سلائی مشینیں بطور تحفہ عنایت فرمائیں- ○......ایک دوست نے حضور انور کی خدمت میں بکرا پیش کیا جو حضور انور کی ہدایت کے مطابق صدقہ کردیا گیا- نماز ظہر و عصر واگاڈوگو (بیت) المہدی میں پڑھائی جس کے بعد حضور انور دفتر تشریف لے گئے- ○......وزیر صحت Hon. Yoda Alain نے حضور انور سے ملاقات کی-

۴/اپریل ۲۰۰۴ء: ○......(حضور انور نے) نماز فجر (بیت) مہدی میں پڑھائی- حضور انور اپنی قیام گاہ Sofitel Hotel سے مشن ہاؤس تشریف لائے- مجلس عاملہ بورکینا فاسو اور (مربیان) کرام سے ملاقات اور ضروری ہدایات سے نوازا- ○......نماز ظہر و عصر کے بعد (بیت) میں موجود تمام احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا-

بورکینا فاسو سے بینن جانے کے لئے حضور ائرپورٹ پر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور ’انی معک یامسرور‘ کے الفاظ ایک خاص انداز سے دہراتے ہوئے حضور انور کو الوداع کیا- حضور نے VIP لاؤنج میں قریباً ایک گھنٹہ گزارا جہاں مربیان کرام اور عہدیداران جماعت حضور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے رہے-

دورۂ بینن

۴/اپریل ۲۰۰۴ء: ○......حضور انور کا طیارہ بینن (Benin) (بادشاہوں کی سرزمین) کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر اترا اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے قدم پہلی بار اس سرزمین پر پڑے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم امیر صاحب بینن، مجلس عاملہ کے ممبران، (مربیان) کرام اور ڈاکٹر صاحبان نے حضور انور کو خوش آمدید کہا، صدر مملکت کی نمائندگی میں ایکٹنگ وزیر خارجہ نے حضور کا استقبال کیا۔○ VIP لاؤنج کے قریب پورٹو نوو و Portonovo کے بادشاہ Onikoyi نے حضور انور کا بڑی عقیدت سے استقبال کیا اور حضور کو ایک سکارف پہنایا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد Welcome to Benin کے الفاظ درج تھے۔ اس کے بعد ہمسایہ ملک نائیجر Niger کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ سلطان آف آگادیس اڑھائی ہزار کلومیٹر کا لمبا اور مشکل سفر کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے آئے تھے۔○ VIP لاؤنج میں پریس کے 22 نمائندوں نے حضور کا غیر رسمی انٹرویو کیا۔○ حضور انور ائیر پورٹ سے 'پورٹو نوو' روانہ ہونے کے لئے باہر تشریف لائے تو بینن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ احباب اس تاریخی موقع پر اتنے خوش تھے کہ اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ہر کوئی اپنی خوش بختی اور سعادت پر نازاں و فرحاں تھا کہ اسے خلیفۃ المسیح کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

○ صدر مملکت کی طرف سے اس سفر کے لئے گاڑی مہیا کی گئی تھی اس کے علاوہ پولیس کا ایک دستہ اور فوج کا ایک خاص دستہ بینن کے سارے دورے کے دوران حضور کی خدمت کے لئے موجود رہا۔○ مشن ہاؤس پہنچنے پر بھی احباب جماعت نے نعرۂ تکبیر اور خوش آمدید کے پُر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ پورٹو نوو و شہر میں جماعت کا مرکزی دفتر ہے۔ اس شہر کی صفائی اور آرائش کا حکومت کی طرف سے انتظام کیا گیا تھا۔ لوائے احمدیت اور بینن کے جھنڈے سڑکوں پر لگائے گئے تھے۔ حکومت بینن نے وسیع پیمانہ پر حضور انور کا استقبال کیا۔

۵/اپریل ۲۰۰۴ء: نماز فجر کی ادائیگی اور...... ڈاک ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور 'پورٹو نو' سے کلاوی Calavi کے لئے روانہ ہوئے۔○ مین روڈ سے مشن ہاؤس جانے والی سڑک پر حضور کی گاڑی پہنچی تو دو رویہ کھڑے احباب نے نہایت جوش و خلوص سے استقبالیہ نعرے لگا کر حضور کو خوش آمدید کہا۔ گاڑی سے اترنے پر ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں خوبصورت گلدستہ پیش کیا اور سب بچوں نے بیک زبان اردو میں بڑے پیارے انداز میں باآواز بلند کہا۔

''ہم پیارے حضور کو بینن کی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں''

یہ فقرہ بار بار دہراتے ہوئے فرنچ زبان میں بھی استقبالیہ کلمات دہرائے۔

○ (حضور) مشن ہاؤس ...... تشریف لائے اور مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز مکرم عبدالوحید صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب اور جرمنی سے آئے ہوئے واقف عارضی ڈاکٹر اطہر زبین صاحب سے ملاقات فرمائی اور احمدیہ ہسپتالوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ضروری ہدایات دیں۔

۶/اپریل ۲۰۰۴ء: اجتماعی دعا کے بعد Portonovo سے Parakou کے لئے براستہ Alada جو ۸۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے روانگی ہوئی۔ آرمی کی دو گاڑیاں قافلہ کو اسکوڈ کر رہی تھیں۔ ان کے علاوہ Portonovo Otonou اور Calavi شہروں کے اسکاڈز بھی اپنی اپنی حدود میں ساتھ رہے اور جب ان کی حدود ختم ہوتیں تو بڑے احترام سے الوداعی سلام کرتے ہوئے اگلے شہر کی انتظامیہ کے سپرد کر دیتے۔ Alada میں وہاں کے بادشاہ کے محل تک پہنچنے سے قبل سڑک کے دونوں طرف طلبہ نے بڑے سلیقہ واحترام سے حضور انور کا استقبال کیا۔

○ پیلس پہنچنے پر بادشاہ، ملکہ اور ان کے کارکنوں نے باہر آ کر حضور کا استقبال کیا۔ اس دوران عورتیں اور بچے اپنے روایتی نغمے گا کر حضور کی آمد پر اپنی خوشی کے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔○ حضور الاڈا سے Dassa تشریف لے گئے۔ کنگ آف ڈاسا نے اپنے ماتحت ۱۴۱ گاؤں کے بادشاہوں، اماموں اور لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ بڑے والہانہ انداز میں خوش آمدید کہا۔ یہاں بھی عورتوں اور بچوں نے اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے استقبالیہ نغمات گائے اور استقبالیہ نعرے لگائے۔○ حضور انور Dassa سے Parakou جو دوسو کلومیٹر کے فاصلہ پر بینن کا تیسرا بڑا شہر ہے تشریف لے گئے۔ یہاں صوبہ Borgo اور آلی بوری کے گورنر الحاج تو نجو ذوالقرنین صاحب، میئر آف پیراکو، بینن کے تمام میئرز کے صدر جناب راشدی باداماسی نے شہر سے ۵ میل باہر آ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہزاروں افراد نے پُر جوش استقبال کیا۔○ قافلہ ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچا تھا لیکن استقبال کے لئے آنے والے بچے، جوان، بوڑھے، مرد و زن شدید گرمی کے باوجود بڑے اشتیاق سے انتظار کرتے رہے۔ گورنر اور میئر حضور انور کی آمد سے پون گھنٹہ قبل استقبال کرنے والے ہجوم میں شامل ہو گئے تھے۔ ریڈیو پیراکو اور ایک پرائیویٹ ریڈیو Arzeke FM99 نے ان دونوں کے انٹرویو نشر کئے۔......

۷/اپریل ۲۰۰۴ء: حضور انور نے اپنی قیام گاہ Majeste Hotel میں نماز کے لئے مخصوص جگہ پر فجر کی نماز پڑھائی۔

○ حضور انور نے سلائی سکول کا افتتاح فرمایا۔ اس سکول میں (مربی) سلسلہ اصغر علی بھٹی صاحب کی بیگم صاحبہ دوسری

خواتین اور بچیوں کو سلائی کڑھائی سکھاتی ہیں- اس سکول کا آغاز چار مشینوں سے کیا گیا تھا- حضور انور نے مزید دس مشینیں رکھنے کی ہدایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ملک کے شمالی حصہ میں ایسے دو سکول کھولے جائیں اور ان میں بھی دس دس مشینیں رکھی جائیں- حضور انور Parakou میں تعمیر ہونے والی پہلی (البیت) بیت العافیہ کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور تختی کی نقاب کشائی کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور......

○ (حضور) اس شہر میں احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے- اس ہسپتال کے لئے گورنمنٹ نے جماعت کو ایک وسیع رقبہ دیا ہے- حضور انور نے پہلی اینٹ اپنے دست مبارک سے رکھی اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے پھر محترم امیر صاحب بینن، ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب اور دوسرے عہدیداران نے باری باری اینٹ رکھنے کا شرف حاصل کیا-

○ ڈیپارٹمنٹ ڈونگا کے ایک گاؤں ''سے میرے'' Semare سے ۱۳۹۳ افراد اپنے امام، بادشاہ اور یونین کونسل کے دو افسران کے ساتھ ۳۷۰ کلومیٹر فاصلہ سے آئے تھے- ان کی درخواست پر حضور انور نے از راہِ شفقت ان لوگوں کی دستی بیعت لی- بیعت سے قبل حضور انور نے اس صوبہ کے (مربّی) صاحب سے ان لوگوں کے رابطہ وغیرہ کی تفصیلات دریافت فرمائیں اور ان سے مستقل رابطہ رکھنے کی ہدایت فرمائی-

○ (حضور) پیراکو Parakou سے توئی Toui کے لئے روانہ ہوئے- توئی ۷۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے- حضور انور کے روح پرور خطاب کے بعد...... دس گاؤں کے ۸۸۲ افراد نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا- Portonovo روانگی سے قبل حضور انور نے علاقہ کے میئر، کنگ آف ڈاسا، توئی کے بادشاہ اور آرمی کے ایک آفیسر کو الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیاں پہنائیں- راستہ میں حضور انور نے کچھ دیر ایک ہوٹل میں قیام فرمایا- نماز ظہر و عصر ادا کیں اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا- بعدہ الحمدللہ بخیریت Portonovo واپس پہنچ گئے-

۸/اپریل ۲۰۰۴ء: بینن کے صدر مملکت سے ملاقات کے لئے 'پیراکو' سے 'کوتونو' تشریف لے گئے- ایوان صدر پہنچنے پر پروٹوکول افسروں نے حضور کا پرتپاک استقبال کیا- اس کے بعد صدر مملکت سے ملاقات ہوئی جو پون گھنٹہ تک جاری رہی- صدر مملکت نے حضور انور کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور دورہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا-

○ صدر مملکت سے ملاقات وغیرہ کے بعد حضور انور 'احمدیہ ہسپتال کوتونو' کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے- اس تین منزلہ عمارت کے ہسپتال کے متعلق حضور نے مختلف ضروری امور کے متعلق استفسار فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا-

○ (حضور نے) ہیومینٹی فرسٹ بینن کے بورڈ سے ملاقات فرمائی اور خدمت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے ہدایات دیں- حضور انور نے کمپیوٹر سنٹر کے متعلق بھی ہدایات سے نوازا اور مکمل جائزہ لینے کے بعد رپورٹ بھجوانے کی ہدایات فرمائی-

کوتونو سے پورٹونوو و پہنچ کر مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۹راپریل ۲۰۰۴ء: پورٹونوو و کی پہلی (البیت) بیت التوحید میں نماز فجر پڑھائی۔ یہ (البیت) احمدیہ مشن ہاؤس سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی...... میں حضور نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا جو ٹیلیفون لائن کے ذریعہ .M.T.A پر براہ راست نشر کیا گیا۔

○ نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے (البیت) کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔Portonovo کے ایک ابتدائی مخلص احمدی، راجی، خاندان کے گھر تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا بھی وہاں تناول فرمایا۔○ صدر نیشنل اسمبلی بینن سے ملاقات ہوئی۔ صدر صاحب نے حضور کا اپنے ملک میں بڑی خوش دلی سے استقبال کرتے ہوئے جماعتی خدمات کی بہت تعریف کی۔ اس ملاقات کے بعد پریس کے نمائندوں نے حضور کا انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا ہماری سادہ ماحول میں عام دوستانہ باتیں ہوئیں اور انسانیت کی ترقی و بہبود پر گفتگو ہوئی ہے۔

حضور یونیورسٹی کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یونیورسٹی کے ڈائریکٹر اور وائس ڈائریکٹر نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

۱۰راپریل ۲۰۰۴ء: حضور ایدہ اللہ نے .M.T.A سٹوڈیو بینن کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ اور ڈاکومینٹری پروگرام جن میں بینن کلچر بھی نظر آئے تیار کر کے بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔○ نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سے الگ الگ میٹنگ ہوئی۔ حضور نے دونوں تنظیموں کے کاموں کا جائزہ لیا اور مفید ہدایات سے نوازا اور فرمایا "دستور اساسی کے مطابق عہدے بنا کر کام کریں اور ہر ماہ مجھے رپورٹس بھجوائیں۔"○ حضور انور Marina Hotel میں ایک عشائیہ میں شامل ہوئے۔ اس تقریب میں پریذیڈنٹ آف بینن اور ان کی بیگم، میئر ایسوسی ایشن آف بینن کے صدر، ڈائریکٹر ملٹری کیبنٹ، ایئرفورس کے جنرل، پریذیڈنٹ بینن کے ٹیکنیکل ایڈوائزر، وائس ڈائریکٹر جنرل آرمی، پریذیڈینسی کی سیکیورٹی کے ہیڈ، سپریم کورٹ کے جج اور بہت سے اور معززین شامل ہوئے۔ میئرز ایسوسی ایشن کے صدر نے حضور کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: 'جب حضور بورکینا فاسو میں تھے تو وہاں کے میئر نے مجھے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہمارے ملک میں آئے ہوئے ہیں اور ہم نے اس طرح ان کا استقبال واعزاز کیا جس پر میں نے اسے جواب دیا کہ جب وہ ہمارے ملک میں آئیں گے تو دیکھنا ہم کس شان سے ان کا استقبال کرتے ہیں۔ میئر مذکور ۴۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور کی ملاقات کے لئے آئے تھے اور شہر سے پانچ کلومیٹر باہر جا کر حضور کا استقبال کیا۔Parakou○ ہسپتال کے لئے چھ ہزار مربع میٹرز مین ملی تھی۔ میئر صاحب موصوف نے جماعت کی شاندار خدمات کے اعتراف کے طور پر ۲۰ ہزار مربع میٹر اور زمین دینے کا اعلان کیا۔

دورۂ نائیجیریا

۱۱/اپریل ۲۰۰۴ء: ○ بینن سے نائیجیریا کے لئے روانگی سے قبل بینن، نائیجیریا، ٹوگو اور ساؤٹومے کے (مربیان) کے ساتھ میٹنگ ہوئی، نیز نائیجیریا کے لئے روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں ناریل کا ایک پودا لگایا۔ ○ سوا دس بجے احمدیہ مشن ہاؤس پورٹونووو (Portonovo) (بینن) سے نائیجیریا کے لئے روانگی ہوئی۔ ○ قافلہ کی روانگی جماعت احمدیہ نائیجیریا کی گاڑیوں میں ہوئی۔

○ دس بج کر پینتالیس منٹ پر قافلہ بینن کے بارڈر Idiroko پہنچا۔ بارڈر کے ایک طرف بینن کے احباب جماعت جن میں مرد و خواتین اور بچے شامل تھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے اور بارڈر کے دوسری طرف نائیجیریا جماعت کی ایک کثیر تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے صبح سے ہی موجود تھی۔ ○ ساڑھے گیارہ بجے حضور انور Owode جماعت پہنچے۔ جہاں علاقہ کے تمام امام اور چیف اور ہزارہا احمدی احباب حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ○ حضور انور نے Owode (البیت) کا افتتاح فرمایا۔ پھر قافلہ الارو کے لئے روانہ ہوا۔ ○ حضور نے الاروشہر کے Orete ایریا میں احمدیہ (البیت) کا افتتاح فرمایا اور (البیت) کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

○ (البیت) کے سامنے الطاہر سیکنڈری سکول کی بنیاد بھی حضور انور نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ ○ جلسہ گاہ میں ۳۰ ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ ○ حضور انور جامعہ احمدیہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ○ حافظ کلاس کے ہوسٹل کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی۔ ○ قبرستان میں قطعہ موصیان میں بھی تشریف لے گئے۔ ○ حضور نے جلسہ میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا اور ہمیں امام الزمان علیہ السلام کی شناخت کی توفیق ملی۔ جبکہ مختلف مذاہب کے لاکھوں پیروکار ابھی تک ایک ہادی کے منتظر ہیں۔ ہر احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ بیعت کے بعد اس میں کیا تبدیلی آئی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات خدا تعالیٰ کی شناخت، اس کی عبادت، اس کی تعلیمات کے مطابق پنج وقتہ نماز کا قیام ہے۔ نظام جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے وفاداری کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ اور کوئی بھی ہماری ترقی میں روک نہیں بن سکے گا۔ انشاء اللہ۔

○ حضور نے فرمایا کہ امیر کی اطاعت ہر قسم کے حالات میں لازم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ محنت سے کام کریں اور اپنے منصوبہ جات سوچ سمجھ کر بنائیں اور پھر محنت سے ان پر عمل کریں۔ امیر اکیلے کام نہیں کرسکتا۔ ہر عہدیدار کو صرف اللہ تعالیٰ کی

رضا کی خاطر کام کرنا چاہیئے اور قوانین وضوابط کے مطابق کام کریں۔

○ لجنہ اماء اللہ کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر انہوں نے اپنے مقام کو نہ پہچانا تو نئی نسل کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں۔ اپنی اصلاح کریں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق نئی نسل کی تربیت کریں۔ موجودہ معاشرے میں کئی اخلاقی خرابیاں ہیں۔ اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو بھی بچائیں۔ ایک حدیث مبارک کے مطابق جو عورت پنجگانہ نماز پر قائم ہو، رمضان میں روزے رکھے، اخلاقی برائیوں سے بچے، خاوند سے وفاداری کرے اسے جنّت کے دروازہ سے داخلہ کی بشارت ہے۔ حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ معاشرے کے بُرے اثرات سے بچیں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ تعلیمی میدان میں مقام پیدا کریں۔ اچھا سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر اور ماہر زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہیئے۔ سخت محنت کی عادت ڈالیں۔ سستیاں ترک کر دیں، جہاں بھی کام کریں اس روح سے کام کریں تو کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ نظام جماعت سے وفادار رہیں، اپنے عہد کے مطابق، جان و مال اور وقت کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔

○ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے اس ایک روزہ جلسہ کی کارروائی کو نشر کیا۔ ○ ناصرات نائیجیریا نے اردو نظم ''بلبل کا بچہ کھاتا تھا کھچڑی، پیتا تھا پانی'' بڑے پیارے انداز میں پڑھی۔

○ (حضور نے) Ilaro سے Ojokoro کے لئے روانگی ہوئی۔ اور جوکورو کا فاصلہ ۵۰ کلومیٹر ہے۔ 'اوجوکورو' میں جماعت کے کمپلیکس میں نوتعمیر شدہ ''مسرور گیسٹ ہاؤس کمپلیکس'' کا...... افتتاح فرمایا۔

۱۲/اپریل ۲۰۰۴ء: (حضور نے) احمدیہ ہسپتال اوجوکورو کا معائنہ ○ احمدیہ (البیت) اوجوکورو کا افتتاح کیا ○ نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا...... لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کی نیشنل مجلس عاملہ...... نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ (ہوئیں)

○ 'اوجوکورو' سے 'اپاپا' ہسپتال کے لئے روانگی ہوئی جہاں حضور انور نے احمدیہ ہسپتال کے نئے ونگ کا افتتاح فرمایا اور ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ ○ رقیم پریس کا معائنہ ○ احمدیہ (البیت) 'اوجوکورو' میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ ○ عشائیہ میں (مربیان) کرام نیشنل مجلس عاملہ، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور بعض دیگر جماعتی ممبران اور مہمانان کرام شامل ہوئے۔ لیگوس میں ایرانی ایمبیسی کے کمرشل اتاشی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

۱۳/اپریل ۲۰۰۴ء: امیر صاحب اور نائب امراء جماعت نائیجیریا اور (مربیان) کرام نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ نیز معلمین کی میٹنگ (بیت) احمدیہ اوجوکورو میں حضور انور کے ساتھ ہوئی۔ ○ رات گیارہ بج کر ۳۵ منٹ پر نائیجیریا سے لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاز کے روانہ ہونے تک احباب کثیر تعداد میں ائیر پورٹ پر موجود رہے۔

ایک آسمانی شہزادہ اور ہم

جمالِ اسود و ابیض پہ آئی اک بہارِ نَو
سمیٹا نور و نکہت نے، وہ صحرا ہو کہ بستی ہو
جہاں بھی وہ مطہر، خوبرو، دلکش سوار اترا
فرشتوں نے کہا اپنے مسیحا کے قدم چھو لو
مناؤ جشن، لاؤ اپنے پیالے، آؤ میخوارو
گھٹا رحمت کی اُمڈی ہے تمہیں ساقی بلاتا ہے
بہت کمیاب ہے یہ دن کہاں ہر روز آتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

....

اڑائے تان ہر تارِ نفس روحوں کے بندھن کا
بپا ہو شور ہر جانب کئی جنموں کے بندھن کا
نیا آغاز ہو لیکن وہی صدیوں کے بندھن کا
نگاہیں جب ملیں پہلو میں دل کچھ اس طرح مچلے
رواں ہو سلسلہ آنکھوں سے نم خوابوں کے بندھن کا
کوئی اس حال میں جب شہ نشیں سے مسکراتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

....

فضا میں رنگ لہراتے ہوں جب عہد رفاقت کے
لہو میں ذائقے گھل جائیں ایماں کی حلاوت کے
نشاط انگیز ہوں لمحے سبھی کارِ اطاعت کے

کنارے مسکرا کر دور سے جب ہاتھ لہرائیں
سمندر سے بھی گہری ایک بے پایاں محبت کے
نظر جو دائرہ بھی کھینچتی ہے ٹوٹ جاتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے
لب اظہار کی لرزش میں جذبے تھرتھراتے ہوں
زباں تالو سے آ لگتی ہو جملے ٹوٹ جاتے ہوں
جسے کہنے کی خواہش ہو وہی سب کہہ نہ پاتے ہوں
مقامِ عشق سے حدِ ادب رستہ نہ دیتی ہو
بدن بھی سرد ہو جائیں، قدم بھی لڑکھڑاتے ہوں
کوئی ایسے میں جب اپنوں کو سینے سے لگاتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

....

بدلنے پر ہو دل جب ایک دستِ غیب آمادہ
گماں ہوتا ہے اسم، کامرانی تب بہت سادہ
خداوندِ شہاں کا نام لیوا ایک شہزادہ
قبائے فضلِ ربانی پہن کر جب نکلتا ہے
سمٹ جاتے ہیں اک نقطے میں آ کر منزل و جادہ
وہ فرشِ سرخ پر چلتا زرِ شفقت لٹاتا ہے
بہت کمیاب ہے یہ دن کہاں ہر روز آتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

جمیل الرحمٰن۔ ہالینڈ

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰؍جولائی تا ۱۳؍اگست ۲۰۰۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا

والہانہ استقبال، سپاسنامے، وزراء اور اہم شخصیات کی جلسہ سالانہ میں شرکت

۴؍جولائی ۲۰۰۴ء کے اجلاس کی مختصر روئیداد

۴؍جولائی ۲۰۰۴ء کو ساڑھے گیارہ بجے جب حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس پورے جلال کے ساتھ ایک پولیس دستے کے ساتھ کنونشن ہال میں داخل ہوئے جہاں گیارہ ہزار سے زائد افراد اور سو کے قریب وی آئی پی اسٹیج پر تھے وہ سب یک دم استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے تو حضرت مسیح موعودؑ کا وہ رویا جو حضور نے جنوری ۱۹۰۷ء کو دیکھا تھا بڑی شان سے پورا ہوا۔

یہ احمدیہ کنونشن (تین روزہ جلسے) کا آخری دن تھا۔ اس آخری اجلاس میں کوئی اکتیس ممالک سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب شرکت کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

حضور انور کی خدمت میں سپاسنامے: جب حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس اسٹیج پر آئے تو حکومتِ کینیڈا اور حکومت انٹاریو کے ایک درجن وزراء اور کم سے کم دو درجن ایوانِ عام اور صوبائی اسمبلی کے ممبران ادب اور احترام میں کھڑے ہو گئے اور ادھر پورا ایوان اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔

یہ تمام وزراء اور اراکین حضور کی خدمت میں تعریفی سپاسنامے پیش کرنے کے لئے مضطرب تھے حضور کی موجودگی میں جن احباب نے تعریفی سپاس نامے پیش کئے ان میں وزیر اعظم کینیڈا پال مارٹن کے نمائندے جو والپے، صوبہ انٹاریو کے وزیر اعلیٰ کے نمائندے ہرندر ٹھاکر، وان کے میئر مائکل ڈیباسی اور مسسی ساگہ کی میئر ہیزل میکیلین اور ہیملٹن کے میئر شامل ہیں۔ میئر ہیملٹن نے ایک بات کا اعتراف کیا کہ آج وہ اس ہال میں ایک تاریخ ساز تقریب ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

وزیر اعظم کے نمائندے جو والپے نے اپنی تقریر میں کہا کہ آپ کی جماعت کی دینی اقدار سے کینیڈا کو بہت تقویت پہنچی ہے۔ اور وزیر اعظم کینیڈا بہت مشکور ہیں کہ احمدی احباب نے کینیڈا کی قومی زندگی میں ایک بہت اخلاقی اضافہ کیا ہے اور اس قوم میں ایک نئی جان اور روح پھونک دی ہے۔ صوبہ انٹاریو کے وزیر خزانہ گریگ سور بارا نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنی لمبی رفاقت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے احباب نے اس صوبے کو اخلاقی قدروں سے مالا مال کیا ہے اور امید ظاہر کی کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان کینیڈا کی کرکٹ ٹیم بنائیں گے اور کسے معلوم ہے کہ صوبہ انٹاریو کو آئس ہاکی میں اسٹینلے کپ حاصل کرنے میں کوئی احمدی نوجوان مدد کرے۔

حضور نے ان سپاس ناموں کے بعد کینیڈا کی سب سے بہترین مجلس خدام الاحمدیہ کو علمِ انعامی عطا فرمایا۔ یہ علم اس دفعہ کیلگری کی مجلس خدام الاحمدیہ کو دیا گیا۔ دوسرے نمبر پر مجلس خدام الاحمدیہ مارکھم تھی۔

حضور انور کا اختتامی خطاب: حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس نے اپنی اختتامی تقریر سے قبل بعض کلمات انگریزی زبان میں کہے تا کہ..... مہمان جو اردو نہیں سمجھ سکتے تھے وہ حضور کی تقریر سے مستفید ہو سکیں۔ حضور انور نے کہا کہ (دین) مہمان داری کا بہت قائل ہے اور وہ مہمانوں کی بہت عزت کرتا ہے۔

حضور نے کہا کہ آپ لوگ بہت فراخ دل ہیں اور بہت آزاد خیال ہیں۔ اور یہ کینیڈا کے کردار کا ایک اہم عنصر ہے کہ آپ لوگوں میں رواداری بہت ہے کہ آپ نے اپنے ملک میں اتنے احمدی احباب کو دل کھول کر خوش آمدید کہا ہے۔

حضور کی تشریف آوری سے قبل جماعت احمدیہ کینیڈا کے امیر مولانا نسیم مہدی نے کئی مہمانوں کو موقع دیا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں ان میں خاص طور پر کینیڈا کی وزیر شہریت جوڈی ایسگرو، وزیرِ ملٹی کلچر ازم جین آگسٹن، پارلیمنٹری سیکرٹری جم کیریگینز جنہوں نے اپنی تقریر میں یہ (خواہش) کی کہ آئندہ جماعت احمدیہ کا بڑا جلسہ ربوہ میں ہو۔

اختتامی اجلاس میں معززین کرام: آخری اجلاس میں شامل ہونے والے خاص مہمانوں میں بعض افراد کے نام درج ذیل ہیں۔ حکومت کینیڈا کے جو وزراء شامل ہوئے ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) جو والپے (۲) آرون کوٹلر (۳) جوڈی ایسگو (خاتون) (۴) جینن آگیسٹین (خاتون) (۵) جم کیریگینز۔

صوبہ انٹاریو کے جو وزراء شامل ہوئے ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) گریگ سوبارا (۲) جارج سمرتھرمین (۳) مائیکل برائنٹ (۴) ہرندر تھاکر (۵) ڈاکٹر شفیق قادری (یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضور کے ساتھ دوپہر کے کھانے میں انٹاریو اسمبلی کے اسپیکر ایلون کرلن دوسرے تمام وزراء کے ساتھ موجود تھے۔)

ایوانِ عام کے (یہ) اراکین موجود تھے۔ (۱) آرٹ ایگلٹن (سابق وزیرِ دفاع) (۲) میری اینا (خاتون) (۳) کین ڈرائیڈن (۴) ٹونی آئینو (۵) گروبخش ملی (۶) نووپ بینا (۷) واجد خان (۸) روبی ڈھلہ (خاتون) (۹) دیپک او بورائے (یہ حزب مخالف کے ممبر ہیں اور کیلگری سے خاص طور پر کنونشن میں حصہ لینے کے لئے آئے تھے)

جو میئر اس اجلاس میں موجود تھے ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) ہیزل میکیلین (میئر مسس ساگہ) (۲) مائکل ڈیبیاسی (میئر وان) (۳) ڈی آئینو (میئر ہیملٹن) (۴) میئر بریمٹن۔ اس کے علاوہ چھ سفارتی نمائندے بھی موجود تھے جن میں

ہندوستان کے قونصل جنرل بھی شامل ہیں۔

حضور انور کی دیگر مصروفیات: یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس نے اپنے پندرہ روزہ قیام کے دوران تقریباً گیارہ ہزار احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اس دوران حضور انور نے بعض مضافاتی جماعتوں کا بھی دورہ کیا۔ (۱) مشرقی ٹورانٹو (۲) ہیملٹن (۳) سینٹ کیتھرین (۴) بریمپٹن (۵) مسسز ساگہ (۶) ادارہ جامعہ احمدیہ۔ حضور نے اُن دو علاقوں کا بھی دورہ کیا جہاں سینکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب آباد ہیں۔ یہ احمدیہ ابوڈ آف پیس اور پیس ویلیج کے نام سے مشہور ہیں۔ حضور انور نے اپنے قیام کے دوران نائیگرا فالز اور سی این ٹاور کی بھی سیر کی۔) حضور انور پندرہ روز کے قیام کے بعد ۵؍جولائی کو نماز ظہر اور عصر کے بعد کینیڈا سے روانہ ہوئے۔ (بشکریہ نیو کینیڈا ۲۳؍جولائی ۲۰۰۴ء)

کینیڈا کے دورے کے بارے میں حضور انور کے تاثرات: حضور انور نے کینیڈا کے سفر کا مختصر حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اللہ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ اس سفر میں اس کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھے۔ کینیڈا اور امریکہ کی جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ٹورانٹو میں دو جگہ احمدیوں کی اکٹھی آبادی ہے۔ اس کا علاقے کے لوگوں، افسران اور میئر پر بہت اچھا اثر ہے۔ وہ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ بیت الذکر کے نزدیک احمدیہ پیس ویلیج ہے یہاں قریباً ۳۰۰ سے اوپر احمدی گھر ہیں۔ بیت الذکر میں بھی پانچوں وقت نماز میں ان کی حاضری بہت اچھی ہوتی ہے۔ یہاں کی گلیوں کے نام خلفاء احمدیت کے نام پر ہیں۔ اسی طرح چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر بھی گلیوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ یہاں آ کر چھوٹے ربوہ کا احساس ہوتا ہے۔ دو ہفتے یہاں کے گھروں میں مسلسل چراغاں رہا۔ بیت الذکر کے قریب ۵۰؍ ایکڑ جماعت کی جگہ ہے۔ دوسری احمدی ابوڈ آف پیس ہے یہاں ۱۵-۱۶ منزلہ عمارت ہے۔ جماعت کی بہت بڑی تعداد یہاں رہتی ہے۔ پہلی منزل میں نماز کے لئے ہال ہے۔ یہاں بھی اخلاص کے نمونے دیکھے۔ کینیڈا کی دوسری جگہوں پر بھی گیا۔ کینیڈا کے جلسہ سالانہ پر ۲۱ ہزار سے زائد حاضری تھی۔ امریکہ سے ۴ ہزار سے زائد احمدی مرد و زن شریک ہوئے۔ جو بڑے اخلاص و وفا سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ گاہ میں ڈسپلن بہت اچھا تھا۔ ۲۰۰۰ سے زائد غیر لوگ بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ ان میں اعلیٰ سرکاری افسران، ممبران پارلیمنٹ اور بعض وزراء بھی تھے اور انہوں نے برملا اعتراف کیا اور تعریف کی کہ ہم نے کبھی اتنے بڑے مجمع کو منظم نہیں دیکھا۔ ایک وزیر نے یہ بھی کہا کہ مجھے دو باتوں نے بہت حیران کیا ایک تو اتنا بڑا مجمع اور اتنا ڈسپلن زندگی میں کبھی نہیں دیکھا دوسرا یہ کہ اتنے زیادہ لوگ اور سب کا ایک جیسا تمہارے سے تعلق جو ان کے چہروں سے نظر آتا تھا۔ یہ بھی پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تھے اللہ کے فضلوں کے نظارے جو غیروں کو بھی نظر آ رہے تھے۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ چلے گا۔ پھولے گا اور بڑھے گا اور بڑھ رہا ہے یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم لوگوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ انہیں ہدایت دے۔ سیدھے راستے پر چلائے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲؍جولائی ۲۰۰۴ء)

آوازِ دل

نفسِ اَمّارہ کا بندہ برہمن سے کم نہیں
خواہشِ سِفلی کا قاتل بُت شکن سے کم نہیں

کوہ و دشت و در کی ہے تنہائیوں میں خوف کیا!
عشق ہے جس دل میں وہ دِل انجمن سے کم نہیں

یادِ لیلا سے اگر مجنوں کا دِل آباد ہو
دشت اور خاموش ویرانہ چمن سے کم نہیں

عاشق و معشوق کا پیوند کیا جانے کوئی!
یہ تعلّق نِسبتِ رُوح و بَدن سے کم نہیں

عین اس ٹھنڈی ہوا میں حبس ہے میرے لئے
ہائے یہ بادِ صبا مجھ کو گھٹن سے کم نہیں

جس سے کھل اُٹھتی ہیں اُمیدوں کی کلیاں چار سُو
عاشقوں کی آہِ دِل بادِ چمن سے کم نہیں

''شوردھرتی'' کو بنا سکتے ہیں لالہ زار ہم
جو کبھی ''بنجر'' زمیں تھی اب چمن سے کم نہیں

حضرتِ ''مسرور'' کے الفاظ ہیں عنبرفشاں
جن کی خوشبو، مُشکِ آہوئے خُتن سے کم نہیں

ہر نفس اُس کا ہے اِک جھونکا نسیم خُلد کا
لب کشائی موجۂ بادِ چمن سے کم نہیں

دے رہا ہے سب جہاں کو برکتوں پر برکتیں
لاڈلا احمدؑ کا یہ شاہِ زمن سے کم نہیں

عبدالسلام اسلام

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا سفر لاہور۔۱۹۰۴ء

۲۰/ اگست تا ۳/ ستمبر ۱۹۰۴ء کی مصروفیات

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

ماموریں کا ہر کام منشاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے بہتر نتائج و ثمرات ظاہر کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفروں میں ایسی ہی برکات سماویہ کا ظہور نظر آتا ہے۔ آپ کے سفر جہلم کے بعد سفر لاہور کی روئیداد ہدیہ قارئین ہے۔

سفر کی غرض: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سفر لاہور کی غرض بیان کرتے ہوئے اخبار البدر نے لکھا:

''حضرت اقدس مسیح موعودؑ جب جنوری ۱۹۰۳ء میں سفر جہلم سے واپس تشریف لائے تو آپؑ نے ایک روز لاہور میں قیام فرمایا۔ رات جب بہت سے حاضرین زیارت کے لئے جمع تھے تو حضورؑ نے ایک نہایت مؤثر تقریر کے دوران خود ہی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کسی وقت لاہور میں چند روز ٹھہر کر اتمام حجت کے لئے تمام مخالفین......کو بذریعہ ایک اعلان کے مدعو کر کے دعوت الی اللہ کی جاوے اور نیز جو بدگمانیاں ہماری نسبت ہمارے کم فہم مخالفوں نے عوام الناس کے دلوں میں بٹھا رکھی ہیں۔ ان کے دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے تا کہ یہ لوگ غلطی میں رہ کر جاہلانہ موت نہ مریں۔''

(البدر ۲۴/ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۹ کالم ۱)

روئیداد سفر: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سفر لاہور کی روئیداد یوں ہے۔

''آپؑ مورخہ ۲۰/ اگست ۱۹۰۴ء کو مع اہل (خانہ) بذریعہ ٹرین گورداسپور سے روانہ ہوئے۔ بٹالہ اور امرتسر میں بعض رفقاء نے بھی معیت اختیار کی۔ امرتسر اسٹیشن پر احمدی دوست اور دیگر معززین کثیر تعداد میں زیارت و ملاقات سے مشرف ہونے کے لئے حاضر تھے۔ گاڑی دو بجے کے قریب لاہور پہنچی۔ لاہور پلیٹ فارم پر حضورؑ کی زیارت کرنے کے لئے کثرت سے لوگ موجود تھے۔

سب سے پہلے آپؑ کے اہل (خانہ) کو گاڑیوں میں سوار کر کے حکیم نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت کے زیر اہتمام قیام گاہ تک پہنچایا گیا بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے دیگر مقتدر رفقاء گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ حضورؑ کے قیام کے لئے حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر احمدی رئیس کا مکان واقع بیرون دہلی گیٹ تجویز ہوا۔ باقی مہمانوں کو

حضرت میاں چراغ الدین صاحب رئیس کی ''مبارک منزل'' میں ٹھہرایا گیا۔حضورؑ کے لاہور آنے کے تیسرے دن بعد حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حضورؑ کے ارشاد کے تحت لاہور تشریف لے آئے۔اگلے دن حضرت نواب محمد علی خاں صاحب بھی ایک جماعت کے ساتھ لاہور پہنچ گئے۔''

(تاریخ احمدیت جلد۲ نیا ایڈیشن صفحہ ۳۴۹-۳۵۰)

اتمام حجت کے لئے لیکچر: لاہور میں قیام کے دوران حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اتمام حجت کی غرض سے چار عظیم الشان لیکچر دیئے۔

پہلا لیکچر: ''حضورؑ نے پہلا لیکچر ۲۱ راگست ۱۹۰۴ء کو دیا۔آپؑ ظہر کے وقت احباب میں تشریف لائے۔نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد احباب جماعت کی درخواست پر آپؑ ایک کرسی پر رونق افروز ہوئے۔اس کے بعد آپؑ نے اصلاح نفس، مذہب کی غرض، وحدت جمہوری اور اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت پر نہایت بصیرت افروز روشنی ڈالی۔اس لیکچر کے دوران وزیر آباد کے ایک متعصب مولوی صاحب نے بحث مباحثہ کرنے کی کوشش کی جس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا مباحثہ کا دروازہ تو ہم بند کر چکے ہیں اب ہم اس میں پڑنا نہیں چاہتے۔مولوی مذکور کے اس موقعہ پر حضورؑ نے بعض اعتراضات کا مفصل جواب دیا اور جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔'' (الحکم ۳۰ رستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳-۶)

دوسرا لیکچر: ''حضورؑ کا دوسرا لیکچر ۲۸ راگست ۱۹۰۴ء کو صبح سات بجے ہوا۔سامعین کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زیادہ تھی۔اس لیکچر میں حضور نے نہایت لطیف انداز میں حاضرین کو توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے دعویٰ کے زبردست دلائل پیش فرمائے۔''

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱-۶)

لیکچر پر ایک تبصرہ: پیسہ اخبار لاہور نے ۳۰ راگست ۱۹۰۴ء کو اس لیکچر کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھا:۔

''اس تقریر کے وقت کوئی ڈیڑھ ہزار سے زائد آدمی موجود تھا۔پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔آخر مرزا صاحب کے مریدوں اور دوسرے لوگوں نے مصافحہ شروع کیا۔قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ لوگ مصافحہ کرتے رہے۔بعض لوگ ان ملاقاتیوں سے کسی قدر سختی سے پیش آنے لگے تو مرزا صاحب نے فرمایا دیکھو مجھے خدا تعالیٰ نے ایسے وقت میں جب کہ کوئی آدمی میرے ساتھ نہ تھا اس زمانہ کی خبر دی تھی کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔تو اُن سے تھکیو مت اور اُن سے بد اخلاقی سے مت پیش آنا۔پس میں اجازت نہیں دیتا کہ ایسا کیا جائے۔جو آگے آنا چاہتے ہوں آنے دو کسی کو جھڑکو مت اور روکو نہیں۔یہ معصیت ہوگی۔پھر آپ مریدوں کے ایک لمبے حلقہ میں تشریف لے گئے......مرزا صاحب کے مریدین اس

وقت لاہور میں پانچ چھ سو کے قریب جمع ہیں اور لاہور کی جماعت احمدیہ ان سب مہمانوں کی مہمانداری کر رہی ہے۔ یہ اخوت، ہمدردی اور جوش ایثار سنجیدہ پبلک کی توجہ کے قابل ہے۔'' (الحکم ۱۷-۲۴ راگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۱)

تیسرا لیکچر: یہ لیکچر ۲ ستمبر ۱۹۰۴ء کو ہوا۔ جمعہ کا دن تھا۔ خطبہ جمعہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد حضورؑ تشریف فرما ہوئے۔ اس موقعہ پر ایک ارادت مند نے نہایت درد اور پرجوش لہجہ میں پنجابی کی ایک نظم پڑھی۔ نظم کے بعد حضورؑ نے ایک پُر معارف اور زوردار تقریر فرمائی جس میں دعوت الی اللہ اور تربیت کا حق ادا کر دیا۔ اس خطاب کے دوران جب حضورؑ اس مقام پر پہنچے کہ ''قرآن شریف میں مسیح کی وفات کا ذکر موجود ہے۔ مگر یہ حضرات ماننے میں نہیں آتے اور اس عقیدہ پر مخالف قرآن شریف آڑے آتے ہیں'' تو حضورؑ کی آواز اور تقریر میں ایک خاص جلال اور شوکت پیدا ہوئی جس سے آنحضرتؐ کی محبت وعظمت جو آپ کے دل میں تھی زبان سے اُبل اُبل کر سامنے آرہی تھی۔

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ و ۵ و الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱-۲)

چوتھا لیکچر: حضورؑ کا چوتھا لیکچر مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو منڈوہ میلارام میں ہوا۔ اس لیکچر کا موضوع ''اس ملک کے موجودہ مذاہب اور اسلام'' تھا۔ اس لیکچر کو بارہ ہزار افراد کے مجمع نے سنا۔

حضورؑ کا یہ لیکچر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنے مخصوص انداز میں مجمع کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ مضمون کے پہلے حصہ میں اسلام اور دیگر مذاہب کا اس خوبی سے موازنہ کیا گیا تھا کہ سننے والے عش عش کر اٹھے۔ دوسرے حصہ میں حضورؑ نے اپنے دعوئ مسیحیت ومہدویت کے ثبوت میں واضح اور صاف دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ ''اس وقت اسلامی تفرقہ کے دور کرنے کے لئے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کے لئے اور دنیا میں گمشدہ روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑوں کو پانی دیوے اور اس طرح بدی اور گناہ سے چھڑا کر نیکی کی طرف رجوع دیوے سو عین ضرورت کے وقت میں میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ میں ظاہر نہیں کر سکتا کہ بجز سخت متعصب کے کوئی اس سے انکار کر سکے۔'' (لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد ۲۰)

یہ لیکچر تین گھنٹہ میں ختم ہوا۔ اس لیکچر کے بعد حضورؑ نے خواجہ کمال الدین صاحب کی درخواست پر ایک مختصر اور وجد انگیز خطاب فرمایا۔ اور لوگوں کو اپنی اصلاح کرنے اور پھر دوسروں کی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا ''اس ملک کی شائستگی اور خوش قسمتی کا زمانہ تب آئے گا جب نری زبان نہ ہوگی بلکہ دل پر دارومدار ہوگا'' (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۷)

لاہور سے واپسی: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ راگست ۱۹۰۴ء تا ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء لاہور میں قیام فرمایا۔ اس مبارک سفر کی جو مقدس اور نیک غرض تھی اس کے پورا ہونے کے بعد حضورؑ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور سے واپس

گورداسپور تشریف لے آئے کیونکہ ۵ ستمبر۱۹۰۴ء کو گورداسپور کی عدالت میں حضوؑر کی کرم دین کے مقدمے کے سلسلہ میں پیشی تھی۔ (الحکم ۱۷ ستمبر۱۹۰۴ء صفحہ ۸ کالم نمبر ۴)

حضرت مسیح موعوؑد کو ایک بہائی مبلغ حکیم میرزا محمود صاحب زرقانی کی دعوت مباحثہ: جب تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لاہور میں قیام پذیر رہے۔ بہائی مبلغ میرزا محمود زرقانی صاحب جوان دنوں لاہور میں آئے ہوئے تھے بالکل خاموش رہے۔ جب حضوؑر کا گورداسپور میں عدالتی کارروائی میں شامل ہونے کے لئے لاہور سے روانگی کا وقت قریب آیا تو بہائی مبلغ نے بہاء اللہ کو مدعی مسیحیت کے طور پر پیش کر کے حضوؑر کو دعوت مباحثہ دے دی۔ حضوؑر کو اس کی دعوت مباحثہ کا علم ۲ ستمبر کو ہوا۔ اگرچہ یہ خلاف عقل وفہم دعوت مباحثہ تھی پھر بھی حضرت مسیح موعوؑد نے حق وباطل میں امتیاز کے لئے یہ آسان طریق تجویز فرمایا کہ کل ۳ ستمبر کو جلسہ میں جو میرا مضمون پڑھا جائے گا وہ مضمون ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار بتمام وکمال شائع کردیں اور حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مضمون کے مقابلہ میں اسی اخبار میں اپنا مضمون شائع کرادیں اور پھر خود پبلک ان دونوں مضمونوں کو پڑھ کر فیصلہ کرلے گی کہ کس شخص کا مضمون راستی پر اور سچائی اور دلائل قویہ پر مبنی ہے اور کس شخص کا مضمون اس مرتبہ سے گرا ہوا ہے۔ میری دانست میں یہ طریق فیصلہ ان بدنتائج سے محفوظ ہوگا۔ جو آج کل زیادہ متوقع ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد۲ جدید ایڈیشن صفحہ ۳۵۵-۳۵۶)

دین حق کی سچائی پر مبنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے معرکۃ الآراء لیکچر کے جواب میں میرزا محمود زرقانی صاحب نے ایک بے ہنگم سا مضمون پیسہ اخبار ۱۵ نومبر۱۹۰۴ء میں شائع کرایا۔ جس میں دلائل کا رد کرنا تو کجا اکثر دلائل کو چھوا تک بھی نہیں تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد۲ جدید ایڈیشن صفحہ ۳۵۷)

ایک ایمان افروز نظارہ: لاہور میں مورخہ ۳ ستمبر۱۹۰۴ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر کے دوران مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل جو غیر احمدی تھے اور اس جلسہ میں شریک تھے انہوں نے دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جارہا تھا اس وقت ان کے ساتھ ایک اور دوست بیٹھے ہوئے تھے مکرم شیخ صاحب نے اُن سے کہا دیکھو وہ کیا چیز ہے۔ وہ دیکھتے ہی پکار اُٹھے کہ یہ نور ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ اس نظارہ کا شیخ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اُسی دن حضرت اقدس کی بیعت کرلی۔

(تاریخ احمدیت جلد۲ جدید ایڈیشن صفحہ ۳۵۳)

قیام لاہور کے دوران حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو لیکچر دیئے اور تقاریر فرمائیں ان میں نہائیت اہم تربیتی امور کو بیان کیا گیا۔ جن میں تقویٰ وہمدردی اور معرفتِ الٰہی کا ذکر کیا۔ (تفصیل کسی آئندہ شمارہ میں)

○

عشق کے بحر میں جب غرق ہو تن من لوگو
پھر نہ یاد آئے کوئی دوست یا دشمن لوگو

نفس کی موت کے بعد ایسا مقام آتا ہے
دیدۂ آب سے تر رہتا ہے دامن لوگو

جابجا تلخیٔ دوراں سے تصادم دیکھا
ہر بُنِ خار بنا عشق کا مسکن لوگو

عشق میں تھکتا نہیں رخشِ علوِ ہمت
چاہے ہر راہ میں ہر گام ہو رہزن لوگو

شانِ محبوبِ حقیقی کو سراہنے والا
صرف مستانۂ برحق ہے ہمہ تن لوگو

منزلِ شوق نہیں دشتِ چمن یا صحرا
عالمِ خاک سے دُور اس کا نشیمن لوگو!

عشق سچا ہے تو ہادیؔ یہ گرانمایہ ہے
سیلِ گریہ میں نہاں ہوتا ہے خرمن لوگو!

محمد ہادیؔ، ربوہ

حضرت مولوی فتح الدین......دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور

(غلام مصباح بلوچ، نوکوٹ سندھ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اعلانِ بیعت سے قبل تعلقِ عقیدت رکھنے والے حضرت مولوی فتح الدین صاحب ایک پاک فطرت انسان تھے۔ آپ اپنے علاقے میں ایک خاص اثر رکھتے تھے۔ الفضل ستمبر ۱۹۲۰ء میں ہے۔

''حضرت مولوی فتح الدین صاحب اندازاً ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے بچپن میں عام دستور کے مطابق کسی مکتب میں تعلیم نہیں پائی ہاں علم کے شوق نے طالب علموں سے پڑھنے کی عادت ڈالی اور کچھ علم ہوا اور اس طرح چند روز میں قاعدہ پڑھ لیا۔ (اور)...... کتاب ''فتوح الغیب'' ایک شخص قطب الدین صاحب سے پڑھنی شروع کی (اور یہ) تصنیف پڑھتے پڑھتے کسی ولی کی صحبت اختیار کرنے کا شوق دامنگیر ہوا جسے پورا کرنے کے لئے چپکے چپکے درویشوں اور فقیروں کی تلاش میں تھے کہ ایک دن آپ کو یہ خبر ملی کہ قادیان میں ایک شخص ..... حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح خوابوں کی تعبیر (بتاتے ہیں) اور حضرت موصوف ایک کتاب براہین احمدیہ کا پہلا حصہ تیار کر رہے ہیں۔

ایک روز حضرت مولوی صاحب چند دوستوں کے ہمراہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں قادیان پہنچے (حضور نے) مولوی صاحب کو ایک ذکر کرنا بتلایا کہ فجر کی نماز کے بعد یہ ذکر چلتے پانی کے کنارے پر پڑھا کرو کہ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ اس سفر کے بعد پھر قادیان آنے کا سلسلہ چل پڑا۔'' (الفضل ۹ ستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۶)

حضرت اقدسؑ کو اپنے گاؤں آنے کی دعوت دینا: ''ایک مرتبہ حضورؑ کی خدمت میں قادیان آئے ہوئے تھے کہ آپ نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور ...... کبھی دھرم کوٹ بگہ بھی تشریف لاویں تو ہمارے بے کس دلوں کو سرور حاصل ہو۔ حضور اقدسؑ نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو ہم تمہارے پاس آویں گے چنانچہ عرصہ کے بعد حضرت اقدس خود معہ حضرت منشی حامد علی صاحب و محمد اسماعیل خان صاحب پیدل چلتے ہوئے حضرت مولوی صاحب کے پاس دھرم کوٹ بگہ ...... عصر کے وقت تشریف لائے آپ نے اسی وقت بادام کی گریاں اور مصری پیش کی جو آپؑ نے قبول فرمائی اور نماز حضرتؑ کے پیچھے پڑھی گئی۔ رات کے وقت ایک سکھ سردار کے ساتھ حضورؑ نے قرآن شریف اور باوا نانک صاحب کے متعلق چند باتیں کیں آخر میں آپ نے فرمایا کہ سردار تو مسلمان ہو گیا ہے ...... اور دوسرا نہایت معتقد حضرت صاحب کا ہوا ...... صبح کھانا کھا کر حضرت اقدس امرتسر کو کتاب ''براہین احمدیہ'' کا دوسرا حصہ چھپوانے کے واسطے یکہ پر تشریف لے گئے حضرت مولوی فتح الدین

......فرطِ الفت سے بھوکے پیاسے یکہ کے ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک...... پہنچ گئے راستہ میں حضورؑ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کھانا نہیں کھایا آپ نے عرض کی ہاں حضور نہیں کھایا حضورؑ نے فرمایا کہ روپیہ مولوی صاحب کو دے دو چنانچہ حضرت حافظ حامد علی صاحب...... نے چار آنے آپ کو دیئے جس سے آپ نے کھانا کھایا۔'' (الفضل ۹ رستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی میں ایک ہی مرتبہ دھرم کوٹ بگہ تشریف لے گئے تھے حضورؑ کے وہاں جانے کے متعلق ایک اور روایت بھی ملتی ہے۔ حضرت حکیم محمد دین صاحب...... ولد حضرت شیخ برکت علی صاحب...... فرماتے ہیں۔

''بیان کیا میرے پاس سردار فضل حق صاحب مرحوم نے کہ جبکہ وہ جوان تھے اور مشن سکول بٹالہ میں تعلیم پاتے تھے تو ان دنوں میں مولوی فتح دین صاحب...... دھرم کوٹ میں حضرت مرزا صاحب...... سے ملا کرتے تھے مذہب کے متعلق دہریت کے خیالات سردار صاحب موصوف نے مولوی فتح دین صاحب...... سے ذکر کئے تو مولوی فتح دین صاحب...... نے یہ باتیں حضرت اقدس سے قادیان میں بیان کیں حضرت اقدس نے کچھ فرمایا مولوی فتح دین صاحب...... نے سردار صاحب کو وہ باتیں فرمائیں اس طرح کچھ عرصہ (دعوت الی اللہ) پیغاموں کے ذریعہ ہوتی رہی مگر چونکہ سردار صاحب دھرم کوٹ بگہ کے رئیس زادہ تھے اور مولوی فتح دین صاحب...... ادنیٰ زمیندار تھے۔ مولوی فتح دین صاحب...... کا یا تو اثر نہ پڑتا تھا یا حضرت اقدس کے زبانی دلائل کو پہنچا نہ سکتے تھے۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مناسب سمجھا کہ خود ان سکھ رئیس زادوں کو (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے دھرم کوٹ بگہ تشریف لے جائیں چنانچہ ایک دن آپ دھرم کوٹ مولوی فتح دین صاحب کے پاس پہنچ گئے اور سردار صاحب اور ان کے بڑے بھائی سردار جیون سنگھ ان کے والد صاحب سے...... مولوی فتح دین صاحب...... کے مکان پر رات کو حضرت اقدسؑ نے ملاقات کی اور اس ملاقات میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ان سکھ نوجوانوں کی اس وقت کی قابلیت کے مطابق مندرجہ ذیل دلائل بیان کئے۔

'جو مکانات انسان بناتے ہیں جب تک ان کا کوئی نگران اور مرمت کرنے والا نہ ہو قائم نہیں رہ سکتے مگر زمین، چاند، سورج ستارے اپنا اپنا مفوضہ کام برابر باقاعدگی سے کرتے ہیں ان کی نگرانی کون کرتا ہے اور کون ان کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ پس وہی جو ان کا خالق ہے وہی ان کا نگران ہے اس کی قدرت کاملہ سے یہ اپنا اپنا مفوضہ کام باقاعدگی سے کرتے ہیں اگر ان کا کوئی نگران نہ ہو تو یہ دنیا درہم برہم ہو جائے۔ سردار صاحب فرماتے ہیں یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ حضرت اقدس کا کوئی دعویٰ نہ تھا نیز سردار صاحب نے فرمایا کہ حضرت کی اس ملاقات کے بعد ان کو...... اور دیگر مذاہب کی تحقیق و تدقیق کا شوق ہو گیا اور حضرت اقدسؑ بذریعہ ترسیل کتب اور خط و کتابت ان کی مدد کرتے رہے آخر سردار صاحب ایک طویل مدت کے گذر جانے پر قریباً چالیس برس کی عمر میں ۱۸۹۸ء میں مشرف (بدین حق) ہوئے۔''' (رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر ۱۳)

احیاء (دین حق) کے لئے حضورؑ کی تڑپ: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو احیاء دین کے لئے ایک مضطربانہ تڑپ تھی جس کا ایک اظہار حضرت مولوی فتح الدین صاحب ...... نے بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے...... فرماتے ہیں۔

''......شیخ غلام حسین صاحب لدھیانوی ہیڈ ڈرفٹسمین سنٹرل آفس نئی دہلی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ شیخ فرمان علی صاحب بی اے اسسٹنٹ انجینئر ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور نے جو کہ ۱۹۱۵ء میں لیڈی ہارڈنگ کالج نئی دہلی کی عمارت تعمیر کرا رہے تھے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ ایک دفعہ مولوی فتح دین صاحب مرحوم دھرم کوٹی نے جو کہ عالم جوانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہے ہیں ان سے بیان کیا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مَیں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ جیسے کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے مَیں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح مَیں نے اس واقعہ کا حضور علیہ السلام سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ وغیرہ کا دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ''میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں (دین حق) کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت ...... پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ...... درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی فتح دین صاحب مرحوم دھرم کوٹ متصل بٹالہ کے رہنے والے تھے اور قدیم مخلص (رفقاء) میں سے تھے۔ نیز خاکسار خیال کرتا ہے کہ یہ واقعہ ابتدائی زمانہ کا ہے۔'' (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۹)

آپ کا دینی کتب پڑھنا اور بیعت: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت پر آپ نے تفسیر قرآن کا مطالعہ شروع کر دیا اور...... معانی یاد کرنے شروع کر دیئے اس کے ساتھ ہی حدیث کی کتب کا بھی مطالعہ شروع کر دیا اور ہر ایک ہفتہ میں حضورؑ کی قدم بوسی کرتے رہے اس عشق میں حضرت اقدسؑ کی روشنی نور سے آپ کو علم لدنی حاصل ہو گیا۔ اس اثنا میں حضور علیہ السلام نے دعویٰ مسیح موعود کا کیا تو آپ نے بھی حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (الفضل ۹ رستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۶ کالم ۳)

دعوت الی اللہ کا شوق: قبول احمدیت کے بعد اب آپ کا علم (دعوت الی اللہ) میں وقف ہونے لگا دعویٰ کے ثبوت میں قرآن شریف و کتب حدیث نبوی سے تمام لوگوں کو تلقین کرتے رہتے تھے۔ بہت سی کتب حضرت اقدس کے دعویٰ کی تائید میں

اپنی مساعی کا تذکرہ آپ حضورؑ کی خدمت میں بھی کرتے رہتے اور حضورؑ سے رہنمائی بھی لیتے رہتے حضورؑ آپ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ضروری ہدایات سے نوازتے چنانچہ یکم نومبر۱۹۰۲ء بروز شنبہ کی ڈائری میں لکھا ہے:

''حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے تمام راہ مولوی فتح دین صاحب حضرت اقدس کے مخاطب رہے۔ حضرت اقدس بار باران کے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہئے کہ قرآن شریف مقدم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں قرآن شریف سے جو امر ثابت ہو اس کو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں ہرگز رد نہیں کر سکتیں چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح دین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنے استنباط جو کہ انہوں نے اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں مفصل حضرت اقدس کو سناتے رہے اور حضرت اقدس مختلف طور پر ان کو سمجھاتے رہے......

پھر مولوی فتح دین صاحب نے کہا کہ ہم لوگ بڑے خطا کار ہیں کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا زور ہو رہا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جس کو دل سے خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔'' (البدر ۱۴؍نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸)

آپ کی ایک پنجابی نظم ''حقیقت نزول مسیح'' کا اشتہار البدر میں اس طرح شائع ہوا ہے۔

''میاں فتح الدین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ حضرت اقدس کے ایک مخلص خادم کی تصنیف جو کہ غالباً ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہوگی زیر طبع ہے حیات و وفات مسیح اور احمدی سلسلہ کے متعلق بحث مناظرہ کے لئے پنجابی زبان میں عمدہ تصنیف ہوگی۔ ہر ایک حدیث اور آیت اور اقوال اور سلف کے حوالہ اس میں مشرح دیئے ہیں پنجاب کے دیہات وغیرہ میں......وعظ کے لئے ہر ایک احمدی ممبر کو اپنے پاس رکھنی چاہئے......'' (البدر ۱۰؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۳)

حضرت مولوی صاحب کو بسا اوقات مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا مگر آپ استقلال کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھتے۔ بیوی بچوں کے نان نفقہ اور دیگر گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ خانگی امور کی طرف توجہ رکھنے پر بھی مجبور تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب...... نے ایک مرتبہ اپنے ایک دورہ کی رپورٹ میں دھرم کوٹ بگہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

''علی وال سے ۲؍مارچ ۱۹۰۹ء کی صبح کو عاجز دھرم کوٹ بگہ میں پہنچا جہاں ایک معقول تعداد احمدی برادران کی ہے اور ایک بڑی عمدہ (البیت) بھی ان کے قبضہ میں ہے اس مقام کے احمدیوں کا لیڈر مولوی فتح الدین صاحب کو سمجھنا چاہئے کہ جو کہ بہت ہی ہوشیار اور پر جوش احمدی ہیں باوجود کثرت اشغال کے ہر وقت (دعوت الی اللہ) میں مصروف رہتے ہیں اور بہت مدلل گفتگو کرتے ہیں انہیں کی کوشش سے خدا تعالیٰ نے اس قدر آدمیوں کو اس جگہ حق کی طرف رجوع دیا ہے کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا ہوگا جب کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ بھی اس جگہ ایک دفعہ مولوی فتح الدین صاحب کی درخواست پر

تشریف فرما ہوئے تھے......

اس جگہ کے احمدی اگر ہمت کریں اور اردگرد کے احمدیوں کو بھی ساتھ ملا کر مولوی فتح الدین صاحب کے واسطے کچھ گذارے کی صورت مقرر کر کے ان کو خدمات دینی کے واسطے بالخصوص فارغ کر دیں اور ایک مدرسہ دینی بنا دیویں تو مجھے امید ہے کہ...... اکثر لوگ حق کی طرف رجوع کر لیں۔'' (البدر ۱۸/ مارچ ۱۹۰۹ء صفحہ ۲ کالم ۲،۱)

حضرت شیر محمد خان صاحب ولد دتے خان صاحب سکنہ خان فتا ضلع گورداسپور (بیعت ۱۸۹۷ء یکے از درویشان قادیان) بیان فرماتے ہیں۔

''مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد ایک دفعہ مولوی خدا بخش جٹ ساکن منددراں والہ بھامڑی میں آیا اس غرض سے کہ وہ حضرت صاحب سے یا مولوی نورالدین صاحب...... سے مناظرہ کرے گا تب بھامڑی سے ایک مجمع کے ساتھ وہ قادیان میں آیا جب مجھے اور بعض اور دوستوں کو اس کی خبر ہوئی تو ہم نے حضورؑ کے پاس جا کر عرض کیا کہ حضور وہ مولوی کہتا ہے کہ میں آپ سے یا مولوی نورالدین صاحب...... سے مناظرہ کروں گا تو حضور نے فرمایا کہ مولوی فتح الدین ہی اس کے لئے کافی ہیں ان کو جا کر کہہ دو کہ مولوی فتح الدین صاحب سے مناظرہ کر لو لیکن وہ نہ مانا۔'' (رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر ۷)

آپ کی ایمانی غیرت: آپ کے دل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک غیر معمولی محبت اور غیرت تھی چونکہ آپ کا زیادہ وقت احمدیت کی دعوت و اشاعت میں گذرتا تھا اس لئے مخالفین کی طرف سے بعض ناخوشگوار حرکات کا بھی سامنا کرنا پڑتا تھا...... حضرت شیر محمد خان...... بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ دھرم کوٹ بگہ میں ایک شخص منشا نمبردار مختار سردار جیو سنگھ کا تھا وہ ایک روز حضرت صاحب کی شان میں بے ادبی کے الفاظ استعمال کر رہا تھا میں نے بھی اور چند دوستوں نے اس کو روکا کہ یہاں سے چلا جا مگر وہ باز نہ آیا آخر یہاں فساد کی صورت پیدا ہو گئی مارکوٹ تک نوبت پہنچ گئی انہوں نے یہ کہا کہ ہم مولوی فتح الدین صاحب کو قتل کر دیں گے مگر اس وقت مولوی فتح دین صاحب قادیان میں آیا ہوا تھا جب مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹ پہنچے یہ تجویز ہوئی کہ حفظ امن کی نالش کی جاوے تو پھر مولوی صاحب نے نالش ان پر کر دی فریق مخالف نے بھی دعویٰ دائر کر دیا آخر گورداسپور میں جا کر صفائی کی صورت پیدا ہو گئی۔ منشاء نے...... مولوی صاحب سے صفائی کر لی پھر ہم سب دوست حضرت صاحب کے پاس آئے تو آپ نے دریافت کیا کہ مقدمہ...... کا کیا ہوا تو مولوی صاحب نے کہا کہ...... راضی نامہ کر لیا ہے۔ حضور یہ بات سن کر خوش ہوئے کہ بہت اچھا ہوا فساد مٹ گیا۔'' (رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر ۶)

حضورؑ کی مجلس میں اپنی نظم سنانا: حضرت حکیم دین محمد صاحب...... راہوں ضلع جالندھر (بیعت ۱۹۰۲ء) فرماتے ہیں:

''اکثر شعرائے جماعت جو وقتاً فوقتاً حضور کی مجلس میں حضور کی اجازت سے اپنی نظمیں جو حضور کی کامیابی اور صدق دعویٰ اور مخالفین کی نامرادی پر دال ہوتی تھیں سناتے تھے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں...... (نمبر ۵ پر لکھا...... ناقل)

(۵) مولوی فتح دین آف دھرم کوٹ بگہ پنجابی نظم......''

(رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر ۱۳)

دینی ضروریات کے لئے آپ کو مقرر کیا جانا: ۱۰/مارچ ۱۹۰۸ء بوقت سیر حضورؑ نے دینی ضروریات کے لئے چندوں کی ضرورت کے متعلق فرمایا:

''سلسلہ کے خطوط دیکھنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ کس قدر لوگوں کے خط ہر روز بیعت کے واسطے آتے ہیں اور یوں بھی کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا کہ دس بیس آدمی بیعت نہ کرتے ہوں۔ اب اس طرح سے بیعت کے رجسٹروں کی تعداد میں تو روز افزوں ترقی ہے مگر یہ رجسٹر (یعنی باقاعدہ چندہ دہندگان کا) اپنی اسی حالت پر ہے۔ اس میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوتی۔ اصل وجہ یہی ہے کہ لوگ بذریعہ خطوط بیعت کرتے ہیں یا اس جگہ آکر بیعت کرتے اور چلے جاتے ہیں مگر ان کو ضروریاتِ سلسلہ سے مطلع کرنے کا کوئی کافی ذریعہ نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں مولوی فتح دین صاحب بھی اس کام کے واسطے موزوں ہیں۔ آدمی مخلص دیانتدار ہیں اور یوں ان کی کلام بھی مؤثر ہے۔ ان کی پنجابی نظم جو اس ملک کی مادری زبان ہے اور جسے لوگ خوب سمجھتے ہیں وہ بھی اچھی مؤثر ہے۔ ہمارے خیال میں ان کے ذریعہ سے دعوت و اشاعت کا کام بھی ہوتا رہے گا اور چندہ کی وصولی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو جاوے گا......''

(اخبار الحکم ۱۴/مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

وفات: آپ نے ۲۷/جولائی ۱۹۲۰ء کو بعمر ۶۰ سال وفات پائی آپ کی وفات کی خبر شائع کرتے ہوئے اخبار الحکم نے لکھا:

''مولوی فتح الدین صاحب جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خادم اور ایک قابل عالم شخص تھے ضلع گورداسپور میں ان کا وجود بہت ہی نافع سمجھا جاتا تھا بہت سی پنجابی کتابوں کے مصنف تھے پنجابی شعراء میں اعلیٰ پایہ کے شاعر تھے فوت ہو گئے ہیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے آمین۔

بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں، اللہ تعالیٰ جماعت کو مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم کا جنازہ قادیان لایا گیا نماز حضرت نے پڑھائی، بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔'' (الحکم ۷/اگست ۱۹۲۰ء صفحہ ۲ کالم ۳)

حضرت مولوی فتح الدین صاحب...... کی ایک بیٹی مختار بیگم صاحبہ تھیں جن کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... نے حضرت حافظ جمال احمد صاحب...... (مربی ماریشس) کے ساتھ پڑھا۔

(الفضل ۷/اکتوبر ۱۹۲۰ء)

حضرت حافظ جمال احمد صاحب اپنے بچوں سمیت ماریشس بھیج دیئے گئے تھے ان کی وفات ماریشس میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے حضرت مختار بیگم صاحبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں ان کی اولاد ماریشس اور انگلستان میں آباد ہے۔

اخبارِ مجالس

(۱) مجلس انصاراللہ ضلع سرگودھا کے تربیتی علمی اور ورزشی پروگرام :○ضلع سرگودھا میں حلقہ وار مجالس کے چار مختلف مراکز بنا کر انصاراللہ کے تربیتی علمی اور ورزشی پروگرام منعقد کئے گئے ان پروگراموں میں علمی اور ورزشی ریلیوں کے لئے سلیکشن کی گئی- نیز ریفریشر کورس کے پروگراموں میں عہدیداران کو شعبہ جات کا تعارف اور اہمیت بتائی گئی اور عملی تربیت دی گئی- مندرجہ ذیل حلقوں میں یہ پروگرام منعقد ہوئے- (۱) منعقدہ ۲۳رمئی مقام کوٹ مومن- مجالس : بھلوال چک ۹ پنسیار- کوٹ مومن- حاضری انصار- نومبائعین ومتفرق :۸۳ (۲) منعقدہ ۲۳رمئی مقام ہجکہ، مجالس ہجکہ- بھیرہ گھوگھیاٹ - چراگاہ رکھ- حاضری ۷۵ (۳ و ۴) منعقدہ ۲۸رمئی ۲۰۰۴ء بمقام چک ۳۸، مجالس : چک ۳۲ - چک ۳۳-۳۵-۳۸-۴۰-۴۲-۴۷-۳۷- حاضری انصار نومبائعین دیگر ۱۵۱- ان پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم ارشد محمود بسرا صاحب سابق ناظم- مکرم مظفر احمد گوندل نائب ناظم صحت جسمانی، مکرم مبارک احمد، مکرم ملک سرفراز احمد صاحب نے بھرپور تعاون کیا مکرم ناظم صاحب ضلع سب پروگراموں کی نگرانی کرتے رہے- مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم اور قریشی شکیل احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے مرکزی نمائندگی کی- (رپورٹ: مظفر احمد گوندل نائب ناظم ضلع)

(۲) مجلس انصاراللہ شالامار ٹاؤن لاہور ○ پکنک : مورخہ ۱۳رجولائی کو مجلس انصاراللہ ضلع لاہور نے شالامار باغ میں پکنک کا پروگرام منعقد کیا جو شالامار ٹاؤن کے زیرانتظام ساڑھے دس بجے تک تمام انصار تشریف لے آئے- جس کے بعد خاکسار نے انصار بھائیوں کو حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں نماز، تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں کے ساتھ اپنے خاندانوں کی حفاظت کرنے کی تلقین کی جس کے بعد انصار نے باغ کی سیر کی اور دوڑ میں حصہ لیا- سیر کے بعد شرکاء کی پھلوں سے تواضع کی گئی- دعا کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا- (رپورٹ: کریم احمد خان قائمقام زعیم اعلیٰ)

(۳) مجلس انصاراللہ کراچی ○ سائیکل سفر و پکنک : مورخہ ۱۸رجولائی ۲۰۰۴ء بمقام عزیز بھٹی پارک کراچی میں مجلس انصاراللہ کراچی کے زیراہتمام پکنک ہوئی جس میں ۲۳۶ انصار نے شرکت کی- اس پروگرام میں ۱۸رمجالس کے انصار کے علاوہ ۶۲ خدام اور اطفال نے بھی شرکت کی صف اوّل و دوم کے ۸۱ انصار نے سائیکلوں پر سفر کیا- اس پکنک کا انتظام مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم راجہ سعید احمد صاحب، مکرم خرم منہاس صاحب، مکرم صابر عثمان ہاشمی صاحب، اور مکرم ملک جناح الدین صاحب نے کیا- اس موقعہ پر سلو (Slow) سائیکلنگ اور کلائی پکڑنے کے مقابلے ہوئے- ریفریشمنٹ کے بعد اجتماعی دعا پر ختم ہوئی- پروگرام میں ناظم صاحب علاقہ مکرم نعیم احمد خان صاحب نے بھی شرکت کی- جملہ انتظامات کی نگرانی مکرم محمود احمد قریشی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی نے کی- (رپورٹ: وسیم احمد و راجہ سعید احمد نائب ناظم کراچی)

(۴) مجلس انصاراللہ مغل پورہ لاہور ○ اجلاس یوم آزادی پاکستان: مورخہ ۱۴؍اگست ۲۰۰۴ء بیت النور گلشن پارک میں یوم آزادی پاکستان کے سلسلہ میں اجلاس عام زیر صدارت چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم انصاراللہ ضلع منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مرانا صر محمود صاحب اور خاکسار نے قیام واستحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ کے کردار سے متعلق تقاریر کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... کی زیر قیادت حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی باؤنڈری کمیشن میں خدمات جلیلہ اور یواین او میں پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے کامیاب وکالت کی۔ ان تقاریر کے بعد مکرم ناظم صاحب انصاراللہ کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی۔ اجلاس میں ۱۱۰ احباب شامل ہوئے۔

(رپورٹ: محمد سرور ظفر زعیم اعلیٰ)

(۵) مجلس انصاراللہ ضلع ملتان ○ پکنک: مجلس انصاراللہ ضلع ملتان نے مورخہ ۲۵؍جولائی ۲۰۰۴ء کو بمقام پل رانگھ والا (نہر) کے کنارے ایک پکنک کا پروگرام کیا جس میں ۳۸ انصار شاہ رکن عالم سے روانہ ہوئے۔ پکنک پوائنٹ پر انصار تفریحی مشاغل میں مصروف رہے اور قریبی نہر میں پیراکی سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ باہمی تعارف کے ساتھ ایمان افروز واقعات سنائے جاتے رہے۔ انصار کی طعام اور پھلوں سے تواضع کی گئی۔ نماز ظہر کے بعد تک پروگرام جاری رہا۔

(رپورٹ: ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل منتظم صحت جسمانی)

(۶) مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ ○ پکنک: مورخہ ۴ جولائی ۲۰۰۴ء مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ شہر (شرقی) اور انصاراللہ ضلع کے ساتھ ننڈی پور ریسٹ ہاؤس پکنک کا پروگرام بنایا گیا۔ اس موقعہ پر مربی صاحب تحریک جدید بھی موجود تھے جنہوں نے تحریک جدید، وقف جدید اور دعوت الی اللہ کے بارے میں ہدایات دیں۔ انصار تفریحی پروگراموں میں مصروف رہے۔ طعام اور نماز ظہر کے بعد پروگرام رہا۔

(رپورٹ امتیاز احمد قاضی منتظم صحت جسمانی)

(۷) مجلس انصاراللہ کراچی کی سینڈز پٹ (Sands-Pit) پر پکنک: مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو پکنک کا پروگرام Sands-pit کے مقام پر سمندر کے کنارے ہوا۔ جس میں ممبرانِ عاملہ، زعماء اعلیٰ اور دیگر جماعت کے عہدیداران نے شرکت کی۔ مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مربیان کرام بھی تشریف لائے۔ نماز ظہر وعصر اور کھانے کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے ان مقابلوں میں ۱۲؍انصار نے اول دوم سوم پوزیشن حاصل کی۔ پکنک کا یہ پروگرام بخیر وخوبی انجام پایا۔ الحمدللہ

(رپورٹ: عبدالرشید ساٹری نائب ناظم عمومی وایثار)

(۸) مجلس انصاراللہ حیدرآباد شہر وضلع ○ تربیتی پروگرام: ماہ جولائی میں مجلس عاملہ کا تربیتی پروگرام گوندل فارم کے قریب ایک پکنک کے مقام پر رکھا گیا۔ جس سے احباب میں محبت واپنائیت پیدا ہوئی۔ ۳۸؍احباب نے کشتی کی سیر کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا۔ طعام اور نماز ظہر کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: پروفیسر افتخار احمد ناظم ضلع انصاراللہ)

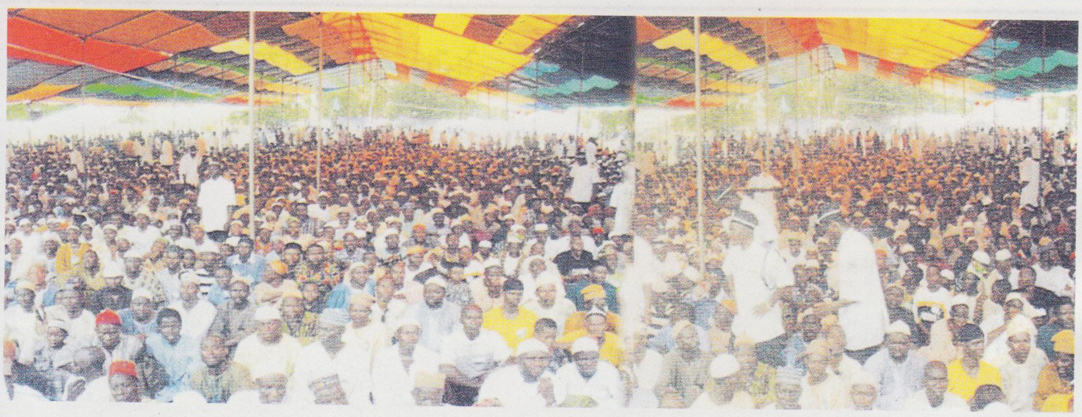
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ بینن و نائیجیریا ۲۰۰۴ء کی تصویری جھلکیاں



بینن کے قائم مقام وزیر خارجہ نے ائیر پورٹ پر حضور کا استقبال کیا



صدر مملکت بینن ہز ایکسیلینسی جنرل ماتھیو کریکو
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمر



جلسہ سالانہ نائیجیریا ۲۰۰۴ء میں 30 ہزار سے زائد احباب جمع ہوئے

Monthly **ANSARULLAH** September 2004

Ph: 04524-212982 (Chenab Nagar Post Code 35460)

EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR

Regd. #: CPL-34/CR-0



حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مغربی افریقہ کے بعد لندن میں استقبال